رؤیا و کشوف

خلفائے احمدیت

مرتبہ
مسعود احمد شاہد
اُستاد مدرستہ الظفر وقف جدید ربوہ

عناوین

رؤیا وکشوف کی اہمیت از رُوئے قرآن :

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

(حٰمٓ السَّجدة: 31 و32)

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے، پھر استقامت اختیار کی، ان پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اورغم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے)سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم

اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی ۔ اور اس میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہو گا جس کی تمہارے نفس خواہش کرتے ہیں اور اس میں تمہارے لیے وہ سب کچھ ہو گا جو تم طلب کرتے ہو۔

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔

(سورۃ الشوریٰ: 52)

اور کسی انسان کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعہ یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی پیغام رساں بھیجے جو اس کے اِذن سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ یقیناً وہ بہت بلند شان (اور) حکمت والا ہے ۔

(ترجمہ از قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

رؤیا وکشوف کی اہمیت از رُوئے حدیث:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۨ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ رُؤْیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَلْیُحَدِّثْ بِهَا۔وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَا یُحَدِّثُ بِهَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ۔ وَاِذَا رَاٰی غَیْرَذٰلِكَ مِمَّا یَكْرَهُ فَاِ نَّمَا هِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْمِنْ شَرِّ هَا وَلَا یَذْكُرُهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَاتَضُرُّهٗ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے اس لئے وہ اس خواب کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لوگوں کو اپنا خواب بتائے۔ ایک اَور روایت میں ہے کہ ایسی خواب صرف اپنے دوستوں کے پاس بیان کرے اور جب وہ کوئی برا خواب دیکھے تو وہ شیطانی خواب ہو گا۔ اس کے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(ترجمہ از حدیقۃ الصالحین مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِاِلَّاالْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالُوْامَا الْمُبَشِّرَاتُ؟قَالَ:اَلرُّؤْیَاالصَّالِحَةُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات و ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کا صرف مبشرات والا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اور سچا خواب (بھی مبشرات کا حصہ ہے)۔

(ترجمہ ازحدیقۃ الصالحین مصنفہ ملک سیف الرحمٰن صاحب)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہو گا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قرب کا تصور بدل جائے گا تو مومن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہو گا۔ یعنی مومن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جو شخص رؤیائے صالحہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔''

(تعطیر الانام جلد1 صفحہ2 عبدالغنی نابلسی)

رؤیا وکشوف کی اہمیت از حضرت مسیح موعود علیہ السلام :

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رؤیا اور کشوف کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلۂ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے تَفَقُّہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تَعَبُّد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمامِ حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشارِ روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد کے دل پر نازل ہوتی ہے اور یہ ایک عام قانون سنت الٰہی ہے جو ہمیں قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ ہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احا دیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حس تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحا نیت کا پرتو ہو گا۔''

(ضرورت الامام۔روحانی خزائن جلد13ص474)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بعثت کے ساتھ پیشگوئیوں کے مطابق وہ دروازہ پھر کھولا گیا جس کو لوگ بند کئے بیٹھے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی پیروی کرنے والوں کیلئے خاص طور پر سچے رؤیا، کشوف اور الہامات کا انعام جاری کیا گیا۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خلفا کے رؤیا وکشوف اور الہامات درج کئے جاتے ہیں۔

رؤیا وکشوف حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اپنے پیاروں کے ساتھ کیا عجیب ہوتا ہے ۔ایک مرتبہ آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ:

''تمہارا کھانا تو ہمارے گھر میں ہے لیکن نبی بخش کا ہم کو بہت فکر ہے۔''

(حیات نور صفحہ نمبر57 و مرقاۃ الیقین صفحہ 122)

اس رؤیا کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے ''نبی بخش'' کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکے ۔بہت دنوں کے بعد جب ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا کہ:

''آپ کو کوئی تکلیف ہو تو بتائیں اور ضرورت ہو تو میں آپ کو کچھ دام دے دیں؟ کہا کہ مجھ کو بہت شدت کی تکلیف تھی مگر آج مجھ کو چونہ اٹھانے کی مزدوری مل گئی ہے اور پیسے مزدوری کے ہاتھ آ گئے ہیں اس لئے

ضرورت نہیں۔''

(حیات نور صفحہ نمبر57 و مرقاۃ الیقین صفحہ 122)

حروف مقطعات کا حل:

دوران قیام ریاست کشمیر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رؤیا دیکھا کہ آپ کے ایک پیر بھائی (یعنی شاہ عبدالغنی صاحب کے مرید) مولوی عبدالقدوس صاحب جو آپ کے مکا ن پر ترمذی شریف کا سبق پڑھنے آتے تھے ان کی گود میں کئی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جنہیں آپ نے جھپٹا مار کر چھین لیا ہے اور اپنی گود میں لے کر وہاں سے چل پڑے ہیں رستے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ان بچوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہمارا نام'' کھٰیٰعص'' ہے۔

اس خواب کی تعبیر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی سمجھ میں نہیں آتی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ا س خوا ب کی تعبیر پوچھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو اس کا علم دیا جائے گا اور یہ کہ ان بچوں سے مراد فرشتے تھے۔ اس رؤیا کے ایک مدت بعد یعنی 1903ء میں جب دھرم پال نے اسلام کے خلاف ''ترک اسلام'' نا می ایک کتاب لکھی تو اس سے بہت پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو خواب میں بتایا گیا تھا کہ اگر کوئی منکر قرآن آپ سے کسی ایسی آیت کا مطلب پوچھے جس سے آپ ناواقف ہوں تو اس کا علم ہم تمہیں دیں گے۔ چنانچہ ''ترک اسلام'' کا جواب لکھتے ہوئے جب حروف مقطعات کی بحث کا موقع آیا تو ایک روز مغرب کی نماز میں دوسجدوں کے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا ہی خیا ل کیا کہ مولا! یہ منکر قرآن حروف مقطعات پر سوال کرتا ہے تو ہی ان کا علم مجھے عطافرما۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

> ''اسی وقت یعنی دوسجدوں کے درمیان قلیل عرصہ میں مجھ کو مقطعات کا وسیع علم دیا گیا جس کا ایک شمہ میں نے رسالہ نورالدین میں مقطعا ت کے جواب میں لکھا ہے اور اس کو لکھ کر میں خود بھی حیران ہو گیا۔''

احادیث پر عمل کرنا ہی حدیثیں کے یا د کرنے کا حقیقی ذریعہ ہے:

''ایسا ہی جموں میں ایک اور خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ جلاکا کے محلّہ میں ٹھٹیروں کی دکان کے پاس جو مندر ہے اس مندر کے سامنے ایک پرچون کی دُکان ہے جہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو وہاں سے گزرتے دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم آٹا ہمارے یہاں سے لے جاؤ۔ یہ فرما کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی کے ترازو میں آٹا تولا جو بظاہر ایک آدمی کی خوراک کے برابر تھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ آٹا اپنے دامن میں لے چکے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ حضرت! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کوئی ایسی بات بتائی تھی جس سے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں یاد رکھتے تھے؟ فرمایا: ہاں! حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ وہ بات مجھے بھی بتادیجئے تا کہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں یاد کر لوں۔ فرمایا: اپنا کان میری طرف کرو۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنا کان نزدیک کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ فرمانا چاہتے ہی تھے کہ خلیفہ نورالدین رضی اللہ عنہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو زور سے دبایا اور کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نورالدین کے نما ز کے لئے اُٹھانے سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ احادیث پر عمل کرنا ہی حدیثوں کے یاد کرنے کا ذریعہ ہے کیونکہ

اٹھانے والا بھی خواب کا فرشتہ ہی ہوتا ہے۔‘‘

(حیاتِ نور صفحہ 126 تا 127)

خوشخبری:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’میں اپنی جان و دل سے شہادت دیتا ہوں کہ اپنی آنکھ سے فرشتوں کو دیکھا ہے.......ان کی محبت و احسان کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اپنے کانوں سے انہیں یہ کہتے سنا ۔کہ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓـؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ہم دنیا میں تمہارے دوست ہیں۔‘‘

(الحکم 21 جولائی 1912ء ص3)

استغفار اور لاحول:

کتاب نورالدین کے سرورق پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ، اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ، اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ، وَ لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّتَ اِلَّابِاللّٰہِ کے الفاظ لکھے۔ ان الفاظ میں دراصل ایک روحانی نظارہ کی طرف اشارہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو انہی دنوں دکھایا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ہندوؤں کے گھر میں شادی کے بعد ایک مندر کی طرف لے جائے گئے ہیں جس میں دو بڑے بڑے بت ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی مؤحدانہ طبیعت میں جوش آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے استغفار پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک (بت) اپنے آپ گر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے اور بہت استغفار پڑھا مگر دوسرا بت جوں کا توں موجود تھا۔ تب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو تحریک ہوئی کہ یہاں لا حول کے تیر سے کام لینا چاہیئے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے لَا حَوۡلَ وَ لَا قُوَّتَ اِلَّابِاللّٰہِ پڑھا تو بت پاش پاش ہو گیا اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ ’’نورالدین‘‘ کی اشاعت کے بعد دھرم پال کا فتنہ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں مٹایا جائے گا اور دوسرا کام خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے کر دے گا۔ چنانچہ وہ دھرم پال جو اسلام کو دنیا سے نعوذ باللہ سب سے برا مذہب قرار دیتا تھا نئے سرے سے اسلام کی تعریف سے رطب اللسان ہو گیا اور اسلام کے خلاف لکھی ہوئی کتابیں اپنے ہاتھ سے جلا دیں۔

(الفضل 22 مئی 1912ء)

نصیرالدین نامی لڑکا:

نصیرالدین صاحب حال مانسہرہ ضلع ہزارہ کا بیان ہے کہ ان کے والد عمر دین صاحب کے ہاں بیس سال سے اولاد نہیں تھی۔ مولوی محمد یحییٰ دیپ گراں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو کشف میں ایک لڑکا نصیرالدین نامی دکھایا گیا۔ چنانچہ سات ماہ بعد ان کی پیدائش ہوئی اور کشف کی بنا پر ان کا نام نصیرالدین رکھا گیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 22 مئی 1999ء ص8)

دعاؤں کی برکت:

10فروری 1911ء کو بیماری کے ایام میں بروز جمعة المبارک حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا فضل ہے۔ اس بیماری میں خداتعالیٰ نے اپنی قدرتوں اور بندہ نوازیوں کے عجیب جلوے دکھائے ہیں۔ میں اس بیماری میں دعاؤں کا بڑا قائل ہو گیا ہوں۔ دعائیں مجھ پر بڑا بڑا فضل کرتی ہیں۔ میرے خدا نے مجھ پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے، خداتعالیٰ مجھ کو طاقت دے تو میں تم پر وہ انعامات بیان کروں جو خداتعالیٰ نے مجھ پر فرمائے ہیں۔ آج مجھ کو الہام ہوا ہے۔کہ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔ نیند کے لئے ڈاکٹر مجھے دوائی پلاتے تھے کہ کسی طرح نیند آجائے اور نیند نہیں آتی تھی آج میں نے دوا جو چھوڑ دی تو پانچ گھنٹے نیند آئی۔ خداتعالیٰ بڑا بادشاہ ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔''

(حیاتِ نور ص500)

ایک مبشر کشف:

حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ مجھے رؤیا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی کمر پر اس طرح اٹھا رکھا ہے جس طرح چھوٹے بچوں کو مشک بناتے ہوئے اٹھاتے ہیں پھر میرے کان میں کہا تو ہم کو محبوب ہے۔''

(حیات نور صفحہ نمبر519 تا520)

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ:

حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اٹھا ہے اور زمین تاریک ہو چلی ہے۔ پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اس کے بعد ہیضہ پڑا ہے۔ چند خاص دوستوں کو میں نے یہ خواب سنا بھی دیا اور دعا شروع کی کہ الٰہی! تو اپنے فضل وکرم سے احمدی جماعت، پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔ پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں گویا خداتعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے یہ وعدہ کر چکے ہیں کہ: اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں۔ پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ انہی ہماری دکانوں پر شیر حملہ کر رہا ہے۔ پس میں ڈر گیا اور بہت دعا کی اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے؟ تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دعائیں۔ طوفان میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے جڑ سکتی ہے۔ پھر میں اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ملک میں وبا کیوں پھیلتی ہے؟ تو ایک مَلَک (فرشتہ) نے ابھی رستے میں آتے ہوئے مجھے تحریک کی کہ مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّالِیَعْبُدُوْنِ (الذریت:57)۔ ہر شخص فائدے کے لئے کوئی چیز بناتا ہے۔ مثلاً باغبان درخت لگاتا ہے، اب جب تک وہ چیز مثلاً درخت فائدہ دے اسے نہیں اُکھیڑا جاتا لیکن جب وہ غرض جس کے لئے وہ شے بنائی گئی

پوری نہ کرے تو پھر اس شے کو توڑ دیا جاتا ہے۔''

(خطباتِ نور صفحہ نمبر487)

رحمت الٰہی:

پنڈ دادن خان میں رہائش کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک روٴیا دیکھا جسے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایک اور روٴیا میں نے پنڈدادن خان میں دیکھا۔ وہا ں ایک رشتہ دار تھا جو اپنی فضولیوں میں بڑا مشہور تھا۔ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ بہشت میں ایک بڑی اونچی اٹاری پر ہے۔ جب میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو میں نے اس سے کہا کہ تم تو بڑے سیہ کار تھے تم کو بہشت میں اور پھر عرفات میں کیونکر موقع ملا؟ اس نے جواب میں کہا کہ:

''میری غریب الوطنی پر جناب الٰہی نے رحم فرمایا۔''

میں نے بیداری کے بعد اس کی بہت جستجو کی مگر کہیں پتہ نہ لگا۔ یہی معلوم ہوا کہ عرصہ سے مفقود الخبر ہے۔ دو برس کے بعد ایک میرے رشتہ دار نے مجھ کو بتایا کہ فلاں آدمی بمبئی کے قریب ایک مقام کلیانی میں مر گیا ہے۔وہ مکہ معظّمہ کو پاپیادہ جاتا تھا۔''

(مرقاۃالیقین طبع اول 1912ء ص160)

بشارت:

8فروری 1914ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''خداتعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں مسلمان ہوں گے۔ پھر فرمایا: مغربی افریقہ میں تعلیم یافتہ ہوں گے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ22 مئی1999ء صفحہ نمبر5)

مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا فائدہ:

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

''نواب خان صاحب تحصیلدار مرحوم نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب سے ایک دفعہ عرض کیا کہ مولانا! آپ تو پہلے ہی باکمال بزرگ تھے آپ کو حضرت مرزاصاحب کی بیعت سے زیادہ کیا فائدہ ہوا؟ اس پر حضرت مولانا صاحب نے فرمایا:

''نواب خان! مجھے حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے فوائد تو بہت حاصل ہوئے ہیں لیکن ایک فائدہ ان میں سے یہ ہوا ہے کہ پہلے مجھے زیارت بذریعہ خواب ہوا کرتی تھی اب بیداری میں بھی ہوتی ہے۔''

(حیات نور ص195-196 از حضرت مولانا شیخ عبالقادر صاحب سابق سوداگر مل مقام اشاعت چراغ سڑیٹ نمبر3 دہلی دروازہ لاہور نومبر1963ء)

جنّتی ہونے کی دعا:

مؤرخہ 10مارچ 1912ء نماز مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے درس کے دوران حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جتنے لوگ اس وقت تیری مجلس میں بیٹھے ہیں اگر تو ان کے لیے دعا کرے گا تو یہ سب جنت میں جائیں گے۔''

چنانچہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ''کوئی دوست میری مجلس سے نہ اٹھیں میں ابھی دعا کرتا ہوں۔''

(حیات نور صفحہ 553 ,552)

1913ء کا پر رونق جلسہ:

جلسہ سالانہ 1913ء کا پررونق نظارہ دیکھ کر جلسہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل پر شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک نوٹ لکھا جس میں اپنی اس رؤیا کا ذکر کیا:

''اس جلسہ نے ان لوگوں کے خیالات کو بھی باطل کر دیا جو کہتے تھے کہ نورالدین گھوڑے سے گر گیا ہے جب ایک دفعہ خلافت کے خلاف شور ہوا تھا تو مجھے اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں دکھایا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور ایسی جگہ پر جا رہا ہوں جہاں بالکل گھاس پھونس نہیں ہے اور خشک زمین ہے پھر میں نے گھوڑے کو دوڑانا شروع کر دیا اور گھوڑا ایسا تیز ہو گیا کہ ہاتھوں سے نکلا جا رہا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری رانیں نہ ہلیں اور میں نہایت مضبوطی سے گھوڑے پر بیٹھا رہا۔ دور جا کر گھوڑا ایک سبزہ زار میدا ن میں داخل ہو گیا جس میں قریباً نصف نصف گز سبزہ اُگا ہوا تھا، اس میدان میں جہاں تک نظر جاتی تھی سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا۔ گھوڑے نے تیزی کے ساتھ اس میدان میں بھی دوڑنا شروع کر دیا۔ جب میں درمیان میں پہنچا تو میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اس خواب سے سمجھا کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ خلافت کے گھوڑے سے گر جائے گا جھوٹے ہیں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رکھے گا بلکہ کامیابی عطا فرمائے گا۔ سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے میری اس خواب کو بھی پورا کیا اور اس سال کے جلسہ نے اس کی صداقت بھی ظاہر کردی۔''

(اخبار الفضل قادیان 7 جنوری 1914ء صفحہ 14)

ولادت صاحبزادہ محمد عبداللہ صاحب:

18 نومبر 1913ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو پانچواں فرزند عطا فرمایا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رکھا۔ یہ بیٹا ایک نشان تھا کیونکہ جن دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے شدید بیمار تھے اور ڈاکٹر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی سے مایوس تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لڑکے کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے دیکھا ہے کہ میری جیب میں کسی نے ایک روپیہ ڈال دیا ہے۔ اس کی تفہیم یہ ہے کہ ایک لڑکا ہوگا۔''

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جب میں بہت بیمار ہو گیا تھا۔تو ان ایام میں ہمارے ڈاکٹروں نے میری بڑی خدمت کی، ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب رات کو بھی دباتے رہتے۔ انہوں نے بہت ہی خدمت کی۔میرا رونگٹا رونگٹا ان کا احسان مند ہے مگر ان کو میرے بچنے کی امید نہ تھی ایسے وقت میں خداتعالیٰ نے ایک بیٹے کی بشارت دی جو اب پوری ہوئی۔ فالحمدللہ۔"

(حیاتِ نور صفحہ 686)

ولی کی رضا مندی کے بغیر ایک بیوہ کے ساتھ نکاح کے بعد خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو ایک بیوہ کا پتہ لگا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مختلف اسباب سے پسند کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اس کے یہاں نکاح کی تحریک کی وہ عورت تو راضی ہو گئی مگر چونکہ ملک کے لوگ بیوگان کے نکاح کو نا پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے اس لئے اس عورت نے کہا کہ آپ نکاح کر لیں کچھ دنوں کے بعد میرے ولی بھی راضی ہو جائیں گے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ان ولیوں کو اس خیال سے معزول سمجھا کہ وہ شریعت کے خلاف بیوہ کے نکاح کو روکتے ہیں اور نکاح کی جرأت کر لی۔ ابھی وہ عورت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے گھر میں نہیں آئی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے خواب میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زرد ہے، زمین پر لیٹے ہیں اور داڑھی منڈی ہوئی ہے۔حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہوشیار ہو گئے اور سمجھ گئے کہ یہ نکاح سنت کے خلاف واقع ہوا ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک خط میاں نذیر حسین دہلوی اور ایک خط شیخ محمد حسین بٹالوی کو لکھا جس میں ان سے دریافت کیا کہ اگر بیوہ بالغ ہو مگر ولی نکاح میں روک بنے تو پھر کیا فتویٰ ہے؟ ان دونوں میں سے ایک کا جواب آیا کہ ایسے ولی معزول ہو جاتے ہیں اور بیوہ اپنے اختیار سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ حدیث لَا نِکَاحَ اِلَّابِوَلِیٍّ میں کلام ہے۔

خدائی انتباہ:

یہ جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے منشا کے عین مطابق تھا اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اُٹھے کہ اس عورت کو گھر لے آویں مگر ابھی بیٹھک کے پھاٹک ہی پر پہنچے تھے کہ ایک شخص ایک حدیث کی کتاب لایا اور اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَلَوْ اَفْتَاکَ الْمَفْتُوْنُ کی حدیث دکھا کر کہا کہ مجھے اس کا مطلب سمجھا دیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"اس (حدیث) کو دیکھتے ہی میرا بدن بالکل سن ہو گیا اور میں نے کہا کہ تم لیجاؤ پھر بتادیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ یہ خدائی انتباہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو مفتی کے فتوے کے بعد ہوا ہے۔ اس کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس مسئلہ پر غور کرنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ پر نوم غیر طبعی طاری ہوگئی۔ خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، پچیس سال کے قریب عمر معلوم ہوتی ہے، بائیں جانب سے آپ کی داڑھی خشخشی ہے اور داہنی جانب بال بہت بڑے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سمجھے کہ اگر بال دونوں طرف کے برابر ہوتے تو بہت خوبصورت ہوتے۔ پھر معاً حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دل میں خیال آیا کہ چونکہ اس حدیث کے متعلق آپ کو تأمل ہے اس لیے یہ فرق ہے۔ تب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اسی وقت دل میں کہا کہ اگر سارا جہان بھی اس حدیث کو ضعیف سمجھے تو بھی میں اس کو صحیح سمجھوں گا۔ یہ خیا ل کرتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی دونوں طرف سے برابر ہوگئی اور حضور ہنس پڑے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول

رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تو کشمیر دیکھنا چاہتا ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ! یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلدیئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے تھے، بانہال کے راستہ کشمیر گئے۔ یہ گویا بھیرہ چھوڑنے اور کشمیر کی ملازمت کی تحریک تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوئی۔

(حیاتِ نور صفحہ 96 تا 97)

آخری بیماری کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے تین الہام:

فروری 1914ء کے آخر اور مارچ 1914ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طبیعت بدستور علیل رہی۔ حرارت بھی ہو جاتی تھی اور رات کے وقت کھانسی کی تکلیف بھی ہوجاتی تھی۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو تین الہام ہوئے۔

1) **اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔**

2) **اَلْحُمّٰی مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ فَاطْفَوْھَا بِالْمَآءِ۔**

3) بتایا گیا کہ اکثر بیماریوں کا علاج ہوا، پانی اور آگ سے اور دردوں کا آگ اور پانی سے۔ پھر فرمایا بہت حکمتیں کھلی ہیں۔ انشاء اللہ طبیعت بحال ہونے پر بتا ؤں گا۔

(حیات نور صفحہ 696)

رؤیا وکشوف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

1905ء میں ہونے والا الہام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اوائل عمری میں ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رؤیا، کشوف اور الہامات سے نوازا گیا چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ابھی سترہ سال کا تھا جو کھیلنے کودنے کی عمر ہوتی ہے کہ اس سترہ سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے الہاماً میری زبان پر یہ کلمات جاری کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے ایک کاپی پر لکھ لیے کہ **اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْاکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ** کہ وہ جو تیرے متبع ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں قیامت تک ان لوگوں پر فوقیت اور غلبہ دے گا جو تیرے منکر ہوں گے۔''

(الفضل 9 جولائی 1937ء صفحہ 4)

ایک بار فرمایا:۔

''میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام میرے متعلق ہے خدا تعالیٰ نے مجھے ایسے مقام پر کھڑا کیا کہ دنیا اس کی مخالفت کے لیے آ گئی، بیرونی مخالف بھی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور منافق بھی اپنے سروں کو اٹھا کر یہ سمجھنے لگے کہ اب ان کی کامیابی کا وقت آ گیا ہے مگر میں حضرت نوح علیہ السلام کے الفاظ میں کہتا ہوں کہ جاؤ اور تم سب کے سب مل جاؤ اور سب مل کر اکھٹے ہو کر مجھ پر حملہ کرو اور تم مجھے کوئی ڈھیل نہ دو اور مجھے تباہ کرنے اور مٹانے کے لیے متحد ہو جاؤ پھر بھی یاد رکھو کہ خدا تمہیں ذلیل اور رسوا کرے گا اور شکست پر شکست دے گا اور مجھے اپنے مقصد میں کامیاب کرے گا۔''

(رؤیا کشوف سید نا محمود صفحہ نمبر8تا9)

1909ء میں ہونے والا الہام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا:

''مجھے بھی خدا تعالیٰ نے پہلے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ ہوگا۔''

(الفضل 8 اپریل1915ء)

ستمبر 1913ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا:

''1913ء میں مَیں ستمبر کے مہینہ میں چند دن کے لئے شملہ گیا تھا جب میں یہاں سے چلا ہوں تو حضرت خلیفۃ المسیح (الاوّل) کی طبیعت اچھی تھی لیکن وہاں پہنچ کر میں نے پہلی یا دوسری رات دیکھا کہ رات کا وقت ہے اور قریباًدوبجے ہیں، میں اپنے کمرہ (قادیاں) میں بیٹھا ہوں۔ مرزا عبدالغفور صاحب (جو کلا نور کے رہنے والے ہیں) میرے پاس آئے اور نیچے سے آواز دی میں نے اٹھ کر ان سے پوچھا کہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو سخت تکلیف ہے تپ کی شکایت ہے ایک سو دو (102) کے قریب تپ ہو گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا ہے کہ میاں صاحب کو جا کر کہ دو کہ ہم نے اپنی وصیت شائع کر دی ہے مارچ کے مہینہ کے بدر میں دیکھ لیں۔ جب میں نے یہ رؤیا دیکھی تو سخت گھبرایا اور میرا دل چاہا کہ واپس لوٹ جاؤں لیکن میں نے مناسب خیال کیا کہ پہلے دریافت کر لوں کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ واقع میں بیمار ہیں؟ سو میں نے وہا ں سے تار (Telegram) دیا کہ حضور کا کیا حال ہے؟ جس کے جواب میں حضرت صاحب نے لکھا کہ اچھے ہیں۔

یہ رؤیا میں نے اس وقت نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو اور مولوی سید سرور شاہ صاحب کو سنا دی۔اب دیکھنا چاہیۓ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت مجھے حضرت صاحب کی وفات کی خبر دی اور چار باتیں ایسی بتائیں کہ جنہیں کوئی شخص اپنے خیال اور اندازہ سے دریافت نہیں کر سکتا۔

اوّل تو یہ کہ حضور رضی اللہ عنہ کی وفات تپ سے ہو گی۔

دوم یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ وفات سے پہلے وصیت کر جائیں گے۔

سوم یہ کہ وہ وصیت مارچ کے مہینے میں ہوگی۔

چہارم یہ کہ اس وصیت کا تعلق بدؔر کے ساتھ ہو گا۔

اگر ان چاروں باتوں کے ساتھ میں یہ پانچویں بات بھی شامل کر دوں تو نامناسب نہ ہو گا کہ اس رؤیا سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس وصیت کا تعلق مجھ سے بھی ہو گا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو میری طرف آدمی بھیج کر مجھے اطلاع دینے سے کیا مطلب ہو سکتا تھا؟

چوتھی بات کہ بدر میں دیکھ لیں تشریح طلب ہے کیونکہ وہ اس وقت بند تھا۔ بدر اصل میں چودھویں رات کے چاند کو کہتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں ایک قسم کے اخفا رکھنے کے لیے مارچ کی چودھویں تاریخ کا نام

چودھویں تاریخ کی مشابہت کی وجہ سے بدر رکھا اور بتایا کہ یہ واقعہ چودہ تاریخ کو ہوگا۔ چنانچہ وصیت باقاعدہ طور پر جو شائع ہوئی یعنی اس کے امین نواب محمد علی خان صاحب نے پڑھ کر سنائی تو چودہ تاریخ کو ہی سنائی اور اسی تاریخ کو خلافت کا فیصلہ ہوا۔''

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1914ء ۔ برکات خلافت صفحہ 41 تا 46)

دسمبر 1932ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''چند ہی دن ہوئے میں نے ایک اور رؤیا دیکھا: دروازہ پر آواز دی گئی ہے کہ باہر آئیں ایک ضروری کام ہے۔ جب میں باہر آیا تو دیکھا کہ دروازہ پر شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی اور منشی برکت علی صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک پارسل ہے۔ پارسل رسیوں سے بندھا ہوا ہے اور اُوپر مہریں لگی ہوئی ہیں وہ کاغذات کا بنڈل معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے بڑے ادب سے کاغذات پیش کئے، میرا ہی ادب نہیں کیا بلکہ کاغذات کا بھی ادب کیا، کہا: یہ پارسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بصیغۂ راز بھیجا ہے اور اس میں تاکیدی ارشاد فرمایا ہے اور یہ بھی کہ حاجی نبی بخش کو بھی شامل کر لیا جائے۔
منشی برکت علی صاحب کے سپرد میں نے چندہ کشمیر کا کام کیا ہوا ہے اس وقت میرا ذہن اس طرف گیا کہ اس پارسل میں کشمیر کے متعلق خاص ہدایات ہیں تو میں اس کام میں خدائی ہاتھ سمجھتا ہوں۔''

(الفضل 10 جنوری 1933ء صفحہ 4)

جولائی یا اگست 1939ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا:

''انگلستان اور جرمنی کی ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی کہ میں نے دھرم سالہ میں جہاں میں ان دنوں تبدیلی آب وہوا کے لئے مقیم تھا رؤیا دیکھا کہ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوں اور میرا منہ مشرق کی طرف ہے کہ ایک فرشتہ آیا اور اس نے جیسا کہ میرے سرشتہ دار ہوتے ہیں بعض کاغذات میرے سامنے پیش کر دیئے وہ کاغذات انگلستان اور فرانس کی باہمی خط وکتابت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مختلف ڈاکومنٹس (Documents) کے بعد ایک ڈاکومنٹ میرے سامنے پیش کیا گیا میں نے اسے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ایک چٹھی ہے جو انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کو لکھی گئی ہے اور اس کا مضمون یہ ہے کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں گھر گیا ہے، جرمنی اس پر حملہ آور ہونے والا ہے اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کر لے اس لئے ہم آپ سے خواہش کرتے ہیں کہ انگریزی اور فرانسیسی حکومتوں کا الحاق کر دیا جائے کہ دونوں کے شہریت کے حقوق یکساں ہوں۔ یہ چٹھی پڑھ کر خواب میں مَیں سخت گھبرا گیا اور قریب تھا کہ اسی گھبراہٹ میں میری آنکھ کھل جاتی کہ یکدم مجھے آواز آئی کہ یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہے یعنی اس حالت کے چھ ماہ بعد حالات بالکل بدل جائیں گے اور انگلستان کے خطرہ کی حالت جاتی رہے گی۔ یہ رؤیا دھرم سالہ میں جولائی 1939ء کے آخر میں یا اگست کے شروع میں دیکھا تھا۔ برطانیہ نے 17 جون 1940ء کو فرانسیسی حکومت کو تار دیا کہ دونوں ملکوں کی حکومت ایک کر دی جائے اور فرانس کا برطانیہ سے الحاق کر دیا جائے۔ حکومت ایک ہو، پارلیمنٹس

(Parliments) بھی ملا دی جائیں اور خوراک کے ذخائر اور خزانہ کو بھی ایک ہی سمجھا جائے۔''

(لنڈن ٹائمز مؤرخہ 18 جون 1940ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اسی رؤیا کے بارے میں مزید فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری خبر یہ دی کہ یہ چھ مہینے کی بات ہے یعنی چھ ماہ کے بعد انگریزوں کی حالت بدل جائے گی۔ چنانچہ عین چھ ماہ کے بعد 10 دسمبر اٹلی کو پہلی شکست ہوئی اور انگریزوں کی حالت میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہوئی۔''

(الموعود صفحہ 132 تا 135)

6/5 جنوری 1944ء کی رؤیا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک رؤیا جو کہ آپ رضی اللہ عنہ نے 6/5 جنوری 1944ء کو دیکھی یہ ایک لمبی رؤیا ہے جس حصے میں آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا ذکر فرمایا ہے وہ درج ذیل ہے:

''جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصواۃ و السلام کے ذکر پر ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ اس کے بعد ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا یہ ہے وَاَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَ خَلِيْفَتُهٗ اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں مَثِيْلُهٗ میں اس کا نظیر ہوں ۔ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں بھی مسیح موعود ہوں کیونکہ جو کسی کا نظیر ہو گا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندار لے لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہو گا۔

(تقریر جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1944ء)

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 20 فروری 1944ء کو ہوشیار پور اور 12 مارچ 1944ء کو لاہور اور پھر مختلف جگہوں پر جلسوں میں اعلان فرمایا کہ حضور رضی اللہ عنہ ہی مصلح موعود ہوں۔

4 مئی 1944ء کی رؤیا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کل میں نے ایک چھوٹا سا نظارہ دیکھا جس کا کچھ حصہ یاد رہا اور کچھ حصہ بھول گیا یا شاید اتنا ہی نظارہ تھا۔ مجھے رؤیا میں آدمیوں کی قطار نظر آئی جیسے فوج ہوتی ہے مجھے وہ ساری قطار نظر نہیں آتی مگر یوں معلوم ہوتا ہے

کہ سب لوگ قطاروں میں کھڑے ہیں اورمیں اگلی صف میں ایک سرے پر ہوں مجھے وہاں سے ایک دو صفیں نظر آتی ہیں۔ ایک ایک صف میں پندرہ بیس آدمی ہیں اور وہ دس بارہ فٹ لمبی چلی جا تی ہے مگر سپاہیوں کی طرح نہیں کہ فاصلہ فاصلہ پر قطاریں ہوں بلکہ ایک قطار کے ساتھ دوسری اور دوسری کے ساتھ تیسری لگی ہوئی ہے اور میں پہلی صف کے سرے پر ایک طرف کھڑا ہوں جیسے افسر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص بعض الفاظ اپنی زبان سے نکالتا ہے مجھے اس کے سارے الفاظ تو یاد نہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مارچ کا لفظ بولا جاتا ہے کہ وہ کہ رہا ہے یہ مارچ ہے حملہ کے لیے بھی اور فتح کے لیے بھی۔ یعنی یہ لوگ جو مارچ کریں گے اس میں دشمن پر حملہ بھی ہو جائے گا اور فتح بھی ان کو حاصل ہو جائے گی۔ مجھے اس کا اصل فقرہ بھول گیا مگر مفہوم یہی تھا کہ یہ فوج اب مارچ کرے گی اور اس کے دو کام ہوں گے اول دشمن پر حملہ کرے گی دوم حملہ کے ساتھ ہی اسے فتح حاصل ہو جائے گی۔''

پھر فرمایا:

''وہ لوگ جو قطاروں میں کھڑے ہیں جن کو میں فوج سمجھتا ہوں مگر ان سب کے کپڑے بالکل صاف اور دُھلے ہوئے ہیں اس سے مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں زمینداروں میں یہ رُوح پیدا کرنی چاہئے کہ ان کے کپڑے ہمیشہ صاف ستھرے ہونے چاہئیں کیونکہ رؤیا میں مَیں نے جتنے آدمی دیکھے ان کے کپڑے گو سادہ تھے مگرسب کے سب دھلے ہوئے اور صاف ستھرے تھے ظاہری نظافت بھی باطنی پا کیزگی کے لیے ایک ضروری چیز ہو کرتی ہے۔''

(الفضل 16 مئی1944ء صفحہ 2)

مئی1944ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے دیکھا کہ میں ایک جہاز میں ہوں یا ایک ایسی چیز میں ہوں جو (بحری) جہاز کی طرز پر ہے اور اس (بحری) جہاز میں سے ساحل پر اُترا جیسے کوئی شخص قبر سے لوٹ کر واپس آتا ہے۔ عرصہ کی بات ہے دس بارہ سال ہوئے میں نے ایک دفعہ ایک رؤیا میں دیکھا کہ ایک جہاز ہے جو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کھڑا ہے مدرسہ احمدیہ کا صحن لمبا سا ہے اور کچھ کمرے شما ل کی طرف ہیں اور کچھ جنوبی طرف، میں نے رؤیا میں دیکھا کہ جنوبی طرف کے جو کمرے ہیں وہا ں کمرے نہیں بلکہ ایک بڑا سا (بحری) جہاز کھڑا ہے اور مدرسہ احمدیہ کا صحن ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے جہاز کا یارڈ ہوتا ہے، میں اس جہاز میں بیٹھنے کے لئے گیا ہوں میرے ساتھ کچھ اوردوست بھی ہیں۔ چودھری ظفراللہ خاں صاحب بھی میرے ساتھ ہیں۔ ہم اس جہاز میں بیٹھ گئے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس جہاز میں بیٹھ کر ہم مدینہ منورہ جائیں گے۔ ہم اس جہاز میں اپنا اسباب بھی رکھ رہے ہیں۔ اور لوگ بھی اس میں بیٹھ رہے ہیں کہ اتنے میں مَیں نے حکم دیا ہے کہ ابھی سامان اُتار لو ابھی وقت نہیں آیا کہ مدینہ منورہ جائیں۔ چنانچہ سب دوست اُتر آئے اور سامان بھی اُتار لیا گیا کیونکہ میں کہتا ہوں کہ ابھی وقت نہیں آیا کہ ہم مدینہ منورہ میں جائیں۔ مدینہ جانے سے مراد کسی ایسے مقام کا میسر آجانا ہے جو احمدیت کے لیے اس کی ترقیات اور فتوحات اور کامیابیوں کا ذریعہ ہو جیسے مدینہ منورہ اسلام کی شان و شوکت کا مقام ثابت ہوا اور وہاں پہنچ کر اسلام بڑی سرعت سے چاروں طرف پھیلنا شروع ہوا۔ پس جہاز کے ذریعہ واپس آنے کے

ممکن ہے یہ معنی ہوں کہ آج سے دس بارہ سال پہلے جو خبر دی گئی تھی کہ ہم مدینہ منورہ جانے والے ہیں وہ سفر اب طے ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ احمدیت کو اپنے فضل سے ایسا مقام عطا کرنے والا ہے جو فتوحات اور کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو گا۔ اسی طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس دوران میں جو ابتلا آئیں وہ بھی بعض کمزور طبائع کے لیے ٹھوکر کا موجب ہوتے ہیں اور بعض کے دلوں میں ان سے افسردگی بھی پیدا ہو تی ہے۔''

(الفضل 6 جون 1944ء صفحہ 3)

21 اپریل 1949ء کو ہونے والا الہام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمایا:

''جلسہ کے اختتام کے بعد جس دن ہم ربوہ سے واپس چلے (یعنی 21 اپریل 1949ء بروز جمعرات) مجھے ایک الہام ہوا۔ میں نے جس دن ربوہ سے واپس آنا تھا خاندان کی اکثر سواریاں ٹرین کے ذریعہ آئیں اور میں موٹر کے ذریعہ آیا، اس سے ایک تو پیسے کی بچت ہو گئی کیونکہ اگر میں موٹر میں نہ آتا تو موٹر نے خالی آنا تھا، دوسرے وقت کی بچت ہو گئی۔ میں، تین چار مستورات اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے چند آدمی، ہم موٹر پر آئے اور باقی افراد ٹرین کے ذریعہ۔ پہلے ٹرین لیٹ تھی اور اس کے آنے میں دیر ہوگئی اور یقین ہو گیا کہ یہ گاڑی لاہور کو جانے والی گاڑی کو نہیں پکڑ سکے گی اس لئے ہم نے سب سواریوں کو واپس بلالیا کہ سب کو لاریوں میں لے جائیں گے لیکن جب ٹرین آئی تو ایک انسپکٹر جو ساتھ تھا اس نے کہا کچھ ڈبے لاہور سے اگلے جنکشن پر آئے ہوئے ہیں اور آپ لوگو ں کے لئے ریزرو (reserved) ہیں اس لئے اگلی گاڑی ان سواریوں کو لیے بغیر نہیں چلے گی۔ اس اطلاع پر پھر سواریوں کو ٹرین کے ذریعہ بھیج دیا گیا۔جب ٹرین چلی تو معلوم ہو کہ ان کا کھانا رہ گیا ہے چنانچہ کھانا موٹر کے ذریعہ چنیوٹ بھجوایا گیا۔اب صورت یہ تھی کہ جب تک موٹر واپس نہ آئے میں لاہور نہیں آ سکتا تھا اس لئے میں لیٹ گیا اور مجھ پر ایک غنودگی سی طاری ہو گئی اس نیم غنودگی کی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھ رہا ہوں۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

میں نے اسی حالت میں سوچنا شروع کیا کہ اس الہام میں ''جاتے ہوئے'' سے کیا مراد ہے؟ اس پر میں نے سمجھا کہ مراد یہ ہے کہ اس وقت تو پانی دستیاب نہیں ہو سکا لیکن جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے زمزم پھوٹ پڑا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کردے گا کہ جس سے ہمیں پانی وافر میسر آنے لگے گا۔ اگر پانی پہلے ہی مل جاتا تو لوگ کہ دیتے کہ یہ وادی بے آب و گیاہ نہیں یہاں تو پانی موجود ہے۔''پاؤں کے نیچے'' سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسماعیل قرار دیا ہے جس طرح اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے پانی بہ نکلا تھا اسی طرح یہاں خداتعالیٰ میری دعاؤں کی وجہ سے پانی بہا دے گا، ''بہانے'' سے مطلب یہ ہے کہ پانی وافر ہو جائے گا۔''

(الفضل 18 اگست 1949ء صفحہ 5)

26/27۔مئی 1950ء کا خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرد ہے جو اپنے پاؤں سے کسی چیز کو مسل رہا ہے مگر خواب میں مَیں اس کو ایک مرد نہیں سمجھتا بلکہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ تمام مردوں کا نمائندہ یا ان کا قائم مقام ہے۔ اس مرد پر ایک چادر پڑی ہوئی ہے اور وہ اپنے پیروں کو زمین پر اس طرح مار رہا ہے جیسے کسی چیز کو مسلنے کے لئے بار بار پیر مارے جاتے ہیں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے پیر ہیں وہاں کیچڑ میں دنیا بھر کی عورتیں مچھلیوں کی صورت میں پڑی ہوئی ہیں۔ اور وہ ان کو اپنے پیروں سے مسلنا چاہتا ہے۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں عورتوں کی ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو گیا اور میں اس کے سینے پر چڑھ گیا اور پھر میں نے اپنی لاتیں لمبی کیں اور جہاں اس کے پاؤں ہیں وہاں میں نے بھی اپنے پاؤں پہنچا دیئے مگر وہ تو ان عورتوں کو مسلنے کے لیے اپنے پیر مار رہا ہے اور میں اس کے پاؤں کی حرکت کو روکنے اور ان عورتوں کو ابھارنے کے لیے اپنے پاؤں لمبے کر رہا ہوں اس دوران میں مَیں ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہوں: اے عورتو!تمہارے لیے آزادی کا وقت آ گیا ہے، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خداتعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے ذریعہ تمہاری ترقی کے راستے کھول دیئے ہیں اگر اس وقت بھی تم نہیں اٹھو گی تو کب اٹھو گی؟ اور اگر اس وقت بھی تم اپنے مقام اور درجہ کے حصول کے لئے جدو جہد نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟
میں نے دیکھا کہ جوں جوں میں نے ان کو اُبھارنے کے لئے اپنے پیر ہلانے شروع کئے، نیچے سے وہ مچھلیاں جن کو میں عورتیں سمجھتا ہوں اُبھرنی شروع ہوئیں اور وہ اتنی نمایاں ہو گئیں کہ میرے پیروں میں ان کی وجہ سے کھجلی شروع ہو گئی اور اس آدمی کے پیر آپ ہی آپ کھلنے شروع ہو گئے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے وہ بالکل کھل گئے پھر میں نے اپنے مضمون کو بدل دیا اور عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے میں نے کہا: یہ وقت اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنے کا وقت ہے اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے اور اسلام کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکے گا۔ تم کو چاہئے کہ اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔ پھر میں اور زیادہ زور سے ان سے کہتا ہوں: اگر تمہارے مرد تمہاری بات نہیں مانتے اور وہ دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے اور تمہیں بھی دین کا کام نہیں کرنے دیتے تو تم ان کو چھوڑ دو اور انہیں بتا دو کہ تمہارا ان سے اسی وقت تک تعلق رہ سکتا ہے جب تک وہ دین کی خدمت کے لئے تیار رہتے ہیں اور یہ الفاظ کہتے کہتے میری آنکھ کھل گئی۔
یہ رؤیا اس رؤیا سے جو پہلے شائع ہو چکی ہے اور جس میں ایک باغ اور ایک بادشاہ کا ذکر ہے ایک دو دن پہلے کی ہے۔''

(الفضل 20 جون 1950ء صفحہ 2)

نومبر 1951ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''میں نے دیکھا کہ گویا ہم قادیان سے ہجرت کر رہے ہیں ۔یہ خیال نہیں آتا کہ وہی ہجرت ہے جو پہلے ہو چکی ہے اور اسی کا دوبارہ نظارہ دکھایا گیا ہے یا کوئی نئی ہجرت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام بھی

ساتھ ہیں گویا وہ ہجرت کر رہے ہیں اور میں ان کے ساتھ ہوں۔ جماعت نے اس خیال سے کہ پہلو پر سے کوئی حملہ نہ کرے تمام رستہ پر ایک طرف رسہ باندھا ہوا ہے اور دوسری طرف ریل یا ایسی ہی کسی چیز کی پٹڑی ہے درمیان میں چھوٹا سا رستہ ہے جس پر سے ہم گزر رہے ہیں۔میں آپ علیہ السلام کے ساتھ چل رہا ہوں اور ادب سے ایک دو قدم آپ سے پیچھے رہتا ہوںلیکن جہاں رستہ تنگ ہو جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ باہر والی جانب آپ کے قریب ہو جائے گی اور حملہ کا امکان زیادہ ہو جائے گا وہاں میں تیز قدم چل کر آپ کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیتا ہوں تا کہ اگر حملہ ہو تو اس کی زد آپ علیہ السلام پر نہ پڑے اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔''

(الفضل 30نومبر1951ءصفحہ 2)

دسمبر1952ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے دیکھا کہ میں کچھ لوگوں سے کہتا ہوں کہ ہجرت مکہ مکرمہ کی طرف بھی مقدر ہے اور یہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا رکھا ہے اور میری کاپی میں لکھا ہوا ہے اس وقت مَیں ایک کاپی نکال کر دکھاتا ہوں کہ دیکھو اس میں یہ لکھا ہوا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بہت سی غیب کی اخبار لکھی ہوئی ہے۔

اس رؤیا کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید کسی وقت مکہ مکرمہ کی حفاظت کے لیے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کرنی پڑے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے اس مقدس شہر کو ہر شر سے بچائے اور اگر کسی وقت اسے خطرہ ہو تو ہم سب احمدی ہوں یا غیر احمدی اس کی حفاظت کے لئے سچی قربانی کی توفیق بخشے۔ اگر ظاہر مراد نہیں تو شاید اس رؤیا کی کوئی باطنی تعبیر ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔''

(الفضل 24دسمبر1952ءصفحہ 2)

1956ء کا خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے خواب دیکھا کہ جرمنی کے مبلغ کا ایک خط آیا ہے کہ جرمنی کا ایک بہت بڑا آدمی احمدی ہو گیا ہے۔ بعد میں رؤیا میں ہی مجھے تار بھی آئی اوراس میں لکھا تھا کہ وہ احمدی ہو گیا ہے اور امید ہے کہ اس کے ذریعہ جرمنی میں جماعت کا اثر و رسوخ بڑھ جائے گا۔''

(الفضل 8فروری1957ءصفحہ 584)

2ستمبر1956ء کا خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا جیسے کوئی غیر مرئی وجود مجھے کہتا ہے (اغلباً فرشتہ ہی ہو گا) کہ: اللہ تعالیٰ جو وقفہ وقفہ کے بعد جماعت میں فتنہ پیدا ہونے دیتا ہے تو اس کی یہ غرض ہے کہ وہ ظاہر کرے کہ جماعت کس طرح آپ کے پیچھے پیچھے چلتی ہے یا جب آپ کسی خاص طرف مڑیں تو وہ کس سرعت سے آپ کے ساتھ مڑتی ہے یا

جب آپ اپنی منزل مقصود کی طرف جائیں تو وہ کس طرح اس منزل مقصود کو اختیار کر لیتی ہے۔ جب وہ فرشتہ یہ کہہ رہا تھا تو میری آنکھوں کے سامنے جولاہوں کی ایک لمبی تانی آئی جو بالکل سیدھی تھی اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ صراط مستقیم کی مثال ہے جس کی طرف آپ کو خدا لے جا رہا ہے اور ہر فتنہ کے موقع پر وہ دیکھتا ہے کہ کیا جماعت بھی اسی صراط مستقیم کی طرف جا رہی ہے یا نہیں۔
تانی دکھانے سے یہ بھی مراد ہے کہ کس طرح نازک تاگے آپس میں باندھے جا کر مضبوط کپڑا کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہی حالت جماعت کی ہوتی ہے جب تک ایک امام کا رشتہ اسے باندھے رکھتا ہے وہ مضبوط رہتی ہے اور قوم کے ننگ ڈھانکتی رہتی ہے لیکن امام کا رشتہ اس میں سے نکال دیا جائے تو ایک چھوٹا سا بچہ بھی اسے توڑ سکتا ہے اور وہ تباہ ہو کر دنیا کی یاد سے مٹا دی جاتی ہے۔''

(الفضل 5 ستمبر 1956ء صفحہ 1)

نومبر 1956ء کا خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ خداتعالیٰ کے ملائکہ ربوہ کے اوپر، سارے جوّ میں، وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں جو قرآن شریف میں یہودیوں اور منافقوں کے لئے آئی ہیں اور جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ مدینہ سے نکل جائیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم بھی تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑائی کریں گے۔ لیکن قرآن شریف منافقوں سے فرماتا ہے کہ نہ تم یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ سے نکلو گے اور نہ ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑوگے یہ دونوں جھوٹے وعدے ہیں اور صرف یہودیوں کو انگیخت کرنے کے لئے ہیں۔

چنانچہ دیکھ لو پہلے تو پیغامیوں نے کہا کہ ہمارا اس فتنہ سے کوئی تعلق نہیں لیکن اب وہ منافقوں کو ہر ممکن مدد دینے کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا روپیہ اور ہماری تنظیم اور ہمارا اسٹیج سب کچھ تمہارے لئے وقف ہے گویا وہی کہہ رہے ہیں کہ جو خواب میں بتایا گیا تھا۔ لیکن ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرے گا کہ وہ اس مدد سے پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان لوگوں سے بے تعلق ہو جائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے کسی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہونا اب باغیوں کو کوئی فائدہ نہیں دے گا اور پیغام صلح والے اپنے وعدے جھوٹے ثابت کریں گے اور کبھی وقت پر ان کی مدد نہیں کریں گے۔

(نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر، تقریر جلسہ سالانہ 27 نومبر 1957 شائع کردہ الشرکتہ الاسلامیہ لمٹیڈ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''بارش ہو رہی ہے اور ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں مگر بارش کی وجہ سے چونکہ کیچڑ ہے ہم نماز نہیں پڑھ سکتے اور اس جگہ جو چھت ہے وہ (لکڑی کے) بالوں والی نہیں بلکہ لوہے کی سلاخوں کی ہے جس میں سے پانی گر سکتا ہے تب میں نے کسی چیز کا سہارا لے کر جو پاس کی چھت پر لوگ بیٹھے تھے ان سے کہا کہ پاس کے کمرہ میں عورتوں سے کہ دو کہ پردہ کرلیں تاکہ ہم کمرہ میں نماز پڑھ سکیں کیونکہ باہر بارش کی وجہ سے کیچڑ ہے۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرا منشا تھا کہ اس جگہ مکان کو وسیع کیا جائے اور کچھ اور چھت ڈال لی جائے تاکہ نمازی اس میں آسکیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی ۔

اس رؤیا میں بھی قادیان جانے کا ذکر ہے گو زیادہ تفصیلی نہیں۔ رؤیا میں زیادہ تفصیل تھی مگر بہرحال یہ بھی ایک مبارک رؤیا ہے اور مسجد مبارک کا دیکھنا بھی اچھا ہے۔''

(الفضل یکم فروری1957ء ۔صفحہ 3-2)

اگست1957ء کا خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفہ اول بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی پیٹھ کے پیچھے ایک پہاڑی ٹیلہ ہے اس پر کچھ لوگ بیٹھے ہیں اور میں سمجھتا ہو کہ وہ لوگ پیغامی ہیں۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ پیغامیوں کے لیے تو خدا نے شکست رکھی ہے یہ ٹیلہ پر کیوں بیٹھے ہیں؟ تب میں نے خلیفہ اوّل کو مخاطب کر کے یہی بات کہی کہ قرآن کے عین وسط میں تو لکھا ہے کہ مسیح موعود اور آپ کی سچی جماعت بہت اونچی ہو جائے گی اور ٹیلہ پر تو پیغامی بیٹھے ہیں۔ اس وقت خواب میں مجھے یہ یاد نہیں آیا کہ وسط قرآن میں کون سی سورتیں ہیں۔ میں نے یوں ہی اشارۃً بات کر دی۔ اس پر خلیفہ اول نے کہا کہ میاں! تم نے ہی اس مسئلہ کے متعلق سوچا ہے تو تم ہی اس پر تقریر کرو۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ اور کئی دن میں سوچتا رہا کہ قرآن مجید کے وسط میں کون سا مضمون ہے جس سے میں نے استدلال کیا تھا لیکن خواب کا یہ حصہ ایسا بھولا کہ کسی طرح یاد نہ آتا تھا۔ آخر بیس دن کے بعد یہ خواب آئی اور میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کے وسط میں سورۃ اِسراء آتی ہے جس کے مضمون کے متعلق پرانے مفسرین کا خیال ہے کہ اس میں معراج کا ذکر ہے۔ گو میں اس خیال سے متفق نہیں ہوں۔ ہاں! یاد آیا کہ حضرت خلیفہ اوّل نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر بھی خواب میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مخلص جماعت کے لیے اتنے اونچے جانے کی خبر دی گئی ہے یعنی آسمان تک بلند ہونے کی خبر ہے۔''

(الفضل14اگست1957ء ۔صفحہ 3)

اکتوبر1959ء کی رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''مجھے بھی ایک دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا میں دکھایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا نور ایک سفید پانی کی شکل میں پھیلنا شروع ہوا ہے یہاں تک کہ پھیلتے پھیلتے وہ دنیا کے گوشے گوشے اور اس کے کونے کونے تک پہنچ گیا۔ اس وقت میں نے بڑے زور سے کہا کہ احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتے ہوتے ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ انسان یہ نہیں کہے گا اے میرے ربّ! اے میرے ربّ!! تو نے مجھے کیوں پیاسا چھوڑ دیا؟ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! اے میرے ربّ! تو نے مجھے سیراب کر دیا یہاں تک کہ تیرے فیضان کا پانی میرے دل کے کناروں سے اچھل کر بہنے لگا۔''

(الفضل28اکتوبر1959ء۔صفحہ 4)

ایک مبشر رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی! میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسماعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسماعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام دو قائمقام کھڑے کر دیئے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔''

(عرفان الٰہی انوارالعلوم جلد 4۔صفحہ 288)

(یہ مبشر رؤیا اس طرح پوری ہوئی کہ جس طرح اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسحٰق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو نبوت کے مقام پر فائز کیا اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کو خلیفۃ المسیح بنایا الحمدللہ۔)

رؤیا و کشوف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ:

خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت اور انتخاب خلافت کے بارے میں فرماتے ہیں:

''میری خلافت کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:

یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً فِیْ الْاَرْضِ۔''

(حیاتِ ناصر جلد 1۔صفحہ 370)

مبشر خواب:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ ہم قادیان میں ہیں اور مجھے اور منصورہ بیگم (جو میری بیگم ہیں) ان کو عرفانی صاحب کے گھر کسی تقریب پر بلایا گیا ہے اور جب ہم پہنچے ہیں تو وہ گلی (جو ہماری آنکھوں کے سامنے گلیاں پھرتی رہتی ہیں) قادیان کی اسی گلی میں سے گزر ے ہیں جو ماتھا ہے گلی کی طرف عرفانی صاحب کے گھر کی وہ بھی وہی ہے جو ہم نے دیکھا تھا لیکن جس وقت ہم اندر داخل ہوئے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بہت بڑا حلقہ ہے جس کا دروازہ جو ہے اندر داخل ہونے کے لئے وہ بھی قریباً اتنا بڑا ہے جتنی یہ مسجد اور دو منزلہ اوپر تک گیا ہوا ہے۔ دونوں طرف اس کے کمروں کی قطار ہے اور جہاں وہ ختم ہوتے ہیں وہاں ہماری حویلیاں چاروں طرف کمرے ہوتے ہیں۔ تو جو مجھے نظارہ نظر آیا اس سے ایک کمرہ پھر دونوں طرف ایک ایک کمرہ وہاں بھی ہے اور سامنے ایک اونچی جگہ ہے سبز گھاس سے ڈھکی ہوئی اور ساری اس تقریب کا انتظام وہاں ہے اور ہمیں ہو لے گئے ہیں اور سب سے اونچی جگہ جو اس قلعہ کے اندر کی دیوار کی طرف منہ کر کے ایک کاؤچ بچھا ہوا ہے ہم دونو ں کو اس کے اوپر جا کر بٹھا دیا اور اس وقت میں نے دیکھا کہ سامنے کی دیوار جو اندازے کے مطابق

شاید دو سو یا تین سو فٹ ہو گی جس کا ہال ہی اتنا بڑا تھا داخلے کا ایک اندازہ کر سکتے ہیں، اتنی خوبصورتی کے ساتھ سجائی ہوئی ہے کہ انسان اس زندگی میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، مختلف رنگ ہیں جو نکل رہے ہیں دیوار میں سے پھوٹ پھوٹ کر، نہ کوئی بلب ہے وہاں اور نہ کوئی ٹیوب ہے اور اس خوبصورتی میں میں محو ہو جاتا ہوں اتنی خوبصورتی ہے! میں تفصیل میں نہیں جاتا یعنی جب پہلی نظر اس پر پڑی ہے تو میں محو ہو گیا ہوں خوبصورتی میں، کچھ عرصہ کے بعد پھر میں نے اس کی تفصیل میں جانا شروع کیا تو پہلی چیز جو میرے سامنے نمایاں ہوئی وہ یہ تھی کہ سامنے بالکل اس کی بلندی پر جو دوسری منزل کی چھت کے قریب ہے بہت خوبصورت پھول جو پہلے نظر آ رہے تھے وہ ابھرے ہوئے تھے تو پہلے ہی لیکن توجہ نے انہیں اور اُبھار دیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں پورے اس کی چوڑائی میں جو قریباً اتنی تھی جتنی یہ سامنے کی دیوار ہے۔ اس کے اوپر لکھا ہوا ہے: اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ جیسا کہ میں نے بتایا ہے اور مختلف رنگ ہیں اس کے بیچ سے پھوٹ رہے ہیں۔ اس کے بعد میں نے زیادہ غور کرنا شروع کیا خوبصورتی کی تعریف پر تو میں نے دیکھا (ویسے میں مختصر کر رہا ہوں کیونکہ دیر ہو گئی ہے بعض حصہ عام آپ کو بتانے کے لئے تا کہ آپ کو دعا کی طرف زیادہ توجہ ہو) کہ وہ سارے خوبصورت پھول سے جو ہیں، وہ سارے شعر ہیں جن کو لکھا اس طرح گیا ہے۔ سبز رنگ کی روشنی ان میں سے نکل رہی ہے کہ وہ پھول نظر آتے ہیں پہلی نظر میں لیکن ہیں وہ شعر۔ جب میں نے غور کیا، مجھے کوئی شعر یاد نہیں رہا لیکن مجھے یہ یاد ہے کہ میں نے دو چار شعر پڑھے ہیں جب میں نے پڑھے تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ تو میرا سہرا ہے، شادی کے موقع پر جو سہرا کہا جاتا ہے، وہ ساری دیوار کے اوپر کئی سو شعر لکھا ہوا ہے اور سارا سہرا ہے اور میں دل میں حیران ہوتا ہوں اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر متوقع حالات میں خوشخبریوں کے سامان پیدا کرے گا، میں دل میں سوچتا ہوں کہ یہ عجیب لوگ ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہی نہیں اور میرا یہ انتظام کر دیا ہے یہاں اور میرا سہرا بھی وہاں لکھ دیا ہے اور سارے پہ سجا دیا اور فنکشن کر دیا۔ یہ کیا انہوں نے کیا ہے؟ یہ عجیب بات ہے کہ نہ کوئی مشورہ اور نہ کچھ اور یہ کیا ہو گیا ہے۔

تو اس کے بعد میں نے اور غور کیا تو میں نے دیکھا کہ دائیں طرف کا برج اوپر سے نیچے تک نہایت خوبصورتی کے ساتھ سجا ہوا تھا اور جس کے ہر ابھار اور پھول کی شکل میں سے روشنی مختلف رنگوں کی نکل رہی تھی وہ سب کیلے کا ہے یعنی کیلے ہیں اس طرح ترتیب سے رکھے ہوئے کہ انہی سے الفاظ بنتے ہیں اور ان کے اندر سے ہی روشنی نکل رہی ہے۔ کیلا اپنی تاثیر کے لحاظ سے بہت اچھا ہے اور درمیان میں ساری دیوار کے اوپر جو سجاوٹ ہے وہ خشک پھل کی ہے، بادام اور پستہ اور اس قسم کی دوسری جو چیزیں ہیں ان کے ہی سارے پھول بنائے گئے ہیں اور ان سے ہی وہ شعر لکھے گئے ہیں اور حروف بنائے گئے ہیں اور ہر ٹکڑا جو ہے یعنی ایک بادام جو ہے اس کے اندر سے روشنی نکل رہی ہے کسی میں سے سرخ کسی میں سے سبز، کسی میں سے کسی اور قسم کی مختلف روشنیاں ہیں اور وہ اندر سے پھوٹ پھوٹ کر جس طرح پانی بہ رہا ہوتا ہے چشمہ سے نکل کے اسی طرح روشنیاں نکل رہی ہیں ان سے۔ پھر میں نے دیکھا تو دائیں طرف ایک کمرہ جو اکیلا ہی ہے اس حصہ کا اور اس بازو کا اس پر جب میری نظر پڑی یعنی مجھے خیال نہیں آتا خواب میں کہ اس وقت اُبھری ہیں لیکن میری نظر پڑی تو بیس فٹ اونچائی اور بارہ پندرہ فٹ چوڑائی کی دیوار کے اوپر ایک عورت کی تصویر ہے اور جب میں نے اس کو غور سے دیکھا تو مجھے یہ نظر آیا کہ وہ عورت قیام میں ہے۔ اس طرح اس نے ہاتھ باندھے ہوئے ہیں۔ آنکھیں اس کی نیچی ہیں سجدہ گاہ کی طرف اور سر ڈھکا ہوا ہے تو میرے دیکھتے دیکھتے یعنی پہلے تو میں سمجھا تھا کہ تصویر ہے دیوار کے اوپر بن گئی لیکن میرے دیکھتے دیکھتے اس میں زندگی پیدا ہوئی اور اس کے ہونٹ ہلنے

لگے اور ہے وہ کافی فاصلے پر مجھ سے کیونکہ میں اس کے مقابلہ پر کاؤچ کے اوپر بیٹھا ہو اہوں لیکن وہ بڑی نمایاں مجھے نظر آرہی ہے اور اس کے ہونٹ اس طرح ہل رہے ہیں جس طرح وہ سورۃ فاتحہ پڑھ رہی ہو اور پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ دائیں طرف وہ مجھے لے گئے ہیں دکھانے کیلئے تو جو دائیں طرف کمرہ تھا جب میں وہاں پہنچا ہوں میں اور جو میرے ساتھی ہیں تو جو سب کا مالک اور ان کا کرتا دھرتا ہے اس نے مجھے کہا یہ دیکھیں دائیں طرف!!! اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا جب میں نے اس طرف دیکھا تو وہاں پانچ آٹھ گز کی کارڈ بورڈ پر جس طرح کا رڈ پر آدمیوں کی شکلیں بنائی گئیں ہوں اس طرح پہلو بہ پہلو وہ کھڑی ہیں وہ پانچ شکلیں جن میں سے یا دوعورتیں تھیں یا تین لڑکیاں دو مرد یا دو لڑکیاں اور تین مرد اب مجھے یاد نہیں رہا اور جب میں نے یوں دیکھا تو ان کے اندر بھی زندگی پیدا ہوئی اور انہوں نے ہونٹ ہلانے شروع کئے لیکن میں یہ نہیں سمجھا کہ یہ ہونٹ قرآن کریم کی تلاوت یا خدا تعالیٰ کی حمد کر رہے ہیں لیکن ہونٹوں کو ہلتے ہوئے میں نے دیکھا اور کہنے والے نے اس وقت یہ کہا کہ یہ وہ ہمارے لوگ ہیں جو مر چکے ہیں تو میں نے اس کو جواب دیا جو تمہارے لوگ مر چکے ہیں مجھے ان سے کوئی دلچسپی نہیں اور یہ کہ کر کہ مجھے ان سے کوئی دلچسپی نہیں میں اپنی بائیں طرف گھوم گیا اور وہاں کچھ قرآن مجید رکھے ہوئے تھے میں نے انہیں غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

ویسے تو بڑی مبشر خواب ہے اس کے دو حصے یہ بھی ہیں کہ ان اقوام کا ایک حصہ اسلام کی طرف مائل ہو جائے گا اور کچھ حصہ جو ہیں انہوں نے اپنے لئے ہلاکت اور موت کو اختیار کرنا ہے۔ہمیں جس چیز میں دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ جتنوں کو ہم موت اور ہلاکت سے بچا سکیں ہم انہیں بچا لیں۔''

(خطباتِ ناصر جلد 1 ۔صفحہ 782 تا 784)

مُبَارَکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍمُبَارَکٌ یَّجْعَلُ فِیْہِ:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جس وقت ہم یورپ گئے اس وقت ہمارا یہ راستہ تھا۔ پہلے فرینکفورٹ پھر زیورک پھر ہیگ پھر ہیمبرگ۔ پھر کوپن ہیگن اور پھر لنڈن اور گلاسگو۔ زیورک میں ایک دن صبح میری آنکھ کھلی تو میری زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ الہام تھا: مُبَارَکٌ وَّ مُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍمُبَارَکٌ یَّجْعَلُ فِیْہِ۔ (تذکرہ ایڈیشن چہارم ۔صفحہ 83) یہ الہام اخبار الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس سے دوسرے دن تین بجے کے قریب میری آنکھ کھلی اور میری زبان پر قرآن کریم کی ایک آیت تھی ا ور ساتھ ہی مجھے اس کی ایک ایسی تعبیر بتائی گئی جو بظاہر انسان ان الفاظ سے نہیں نکا ل سکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تعبیر مجھے اللہ تعالیٰ نے ہی سکھلائی تھی۔ میں خوش بھی ہوا لیکن مجھے حیرت بھی ہوئی کہ بعض دفعہ کیا کیا تعبیریں نکل آتیں ہیں۔ اگر میرے ذہن پر چھوڑا جاتا یا آپ میں سے کو ئی ماہر تعبیر بنانے والا بھی ہوتا تو ا س کی وہ تعبیر نہ کرتا جو اس وقت میرے ذہن میں آئی اور ابھی اس خواب کو دیکھے چار پانچ گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ وہ پوری ہو گئی چونکہ طبیعت پر اثر تھا یہ خواب جلد پوری ہونے والی ہے اس لئے جس وقت منصورہ بیگم کی آنکھ کھلی میں نے انہیں بتا دیا کہ میری زبان پر یہ آیت جاری ہوئی ہے اور مجھے اس کی یہ تعبیر بتائی گئی ہے اس کو یاد رکھ لو۔ پھر چار پانچ گھنٹوں کے بعد ہمیں پتہ لگ گیا کہ اس تعبیر کے لحاظ سے وہ خواب پوری ہو گئی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مجھے دلی اطمینان کے لئے اللہ تعالیٰ نے دوسرے ہی روز ایک ایسی بات بتا دی جو چند گھنٹوں میں پوری ہونے والی تھی اور شاید اس وقت

دنیاکے اس حصہ میں پوری ہو رہی تھی جس کے متعلق خبر دی گئی تھی اسی لئے وہ میرے لئے بھی اور دوسروں کے لیے بھی تقویت ایمان اور تسکین قلب کا موجب ہوئی۔ وہ خواب کیا تھی اور وہ تعبیر کیا تھی جو مجھے بتائی گئی؟ وہ ایک خاص مصلحت کے ماتحت میں اس وقت نہیں بتا رہا ویسے وہاں بھی اور یہاں بھی میں نے بعض دوستوں کو وہ خواب اور تعبیر بتا دی ہے۔

اسی طرح کوپن ہیگن میں صبح کی نماز سے پہلے جاگتے ہوئے (گو آنکھیں میری بند تھیں) میں نے ایک نظارہ دیکھا، وہ نظارہ اپنی ذات میں غیر معمولی نہیں لیکن اس کا جو اثر تھا وہ بڑا عجیب اور غیر معمولی تھا کہ دل و دماغ اور جسم کی روئیں روئیں سے سرور اور حمد کے چشمے پھوٹنے لگ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر جو کیفیت ایک مومن کی ہوتی ہے (وہ عجیب رنگ میں کچھ جذباتی بھی ہوتی ہے اور کچھ مجذوبانہ بھی، وہاں عقل کو کوئی دخل نہیں ہوتا محبت اور پیار کو دخل ہوتا ہے) پیدا ہو گئی۔ نظارہ تو میں نے صرف یہ دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں اور محراب میں تین صفیں پیچھے کھڑا ہوں یعنی تیسری صف میں اور گویا میں انتظار کر رہا ہوں کہ نمازی آئیں تو میں نماز پڑھاؤں۔ میں نے دیکھا کہ دائیں طرف سے دیوار کے ساتھ ساتھ ایک دوست جن کا نام عبدالرحمٰن ہے مسجد میں داخل ہوئے ہیں چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو کرتے ہی سیدھے چلے آرہے ہیں اور دیوار کے ساتھ ساتھ پہلی صف کی طرف خراماں خراماں چل رہے ہیں (پہلی صف میں اس وقت صرف دو تین آدمی ہیں) میرے سامنے ان کا چہرہ کا بایا ں حصہ آیا ہے اور عجیب بشاشت اور مسکراہٹ ان کے چہرہ پر پھیل رہی ہے اور ا س کو دیکھ کر میرے دل میں بھی عجیب سرور پیدا ہوا میرے پیچھے ایک شخص کھڑا ہے جس کا نام بشیر ہے لیکن میں نے اسے نہیں دیکھا، میں نے خواب اس وقت کسی کو بتائی نہیں تھی لیکن اس روز مبلغین کی کانفرنس تھی شام کو چار بجے کے قریب تبادلہ خیالا ت اور رپورٹو ں کے بعد بعض تجاویز زیر غور آئیں۔ آخر میں نے کچھ نصائح کرنی تھیں۔اس وقت میں نے انہیں بتایا کہ آج صبح میرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے پیار کا یہ سلوک کیا ہے اور سرور کی یہ روحانی کیفیت میرے اندر اب بھی موجود ہے اس پر چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ کہنے لگے میں نے اور بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے گیارہ بجے یہ باتیں کیں تھیں کہ کوئی بات ضرور ہے حضور وہ نہیں جو روز ہوا کرتے تھے۔ تو گویا اس وقت وہ بھی ایک روحانی کیفیت محسوس کر رہے تھے اور میں اس وقت بھی سرور محسوس کر رہا تھا۔ گیارہ بجے کے قریب پندرہ منٹ کے لئے ہم نے کانفرنس کو بند کر دیا تھا کہ مبلغین ایک ایک پیالی چائے پی لیں کیونکہ وہاں لوگوں کو اس وقت ایک پیالی چائے پینے کی عادت ہے اور بشیر احمد آرچرڈ انگریز ہیں اور سکاٹ لینڈ میں ہمارے مبلغ ہیں۔

پس رحمٰن کی رحمانیت نے ایک بشارت دی اور کوپن ہیگن میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل کے پیار کے نظارے دیکھے اور لوگوں میں اس قدر رجوع تھا کہ وہاں بڑی تعداد میں آ رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگوں کو کچھ پتا نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور فرشتے ان کو دھکے دے کر بلا رہے ہیں۔''

(خطباتِ ناصر جلد 1۔صفحہ 821 تا 823)

مبشر خواب:

''حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرینکفرٹ میں جرمن قوم کے متعلق اپنا پرانا مبشر خواب سنایا: کہ ایک جگہ ہے وہاں ہٹلر بھی موجود ہے اور وہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہتا ہے کہ آئیں میں آپ کو اپنا عجائب خانہ دکھاؤں۔ چنانچہ وہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کو

ایک کمرہ میں لے گیا جہاں مختلف اشیا پڑی ہیں۔ کمرہ کے وسط میں ایک پان کی شکل کا پتھر ہے جیسے دل ہوتا ہے اس پتھر پر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے ۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم اگرچہ اوپر سے پتھر دل ہے یعنی دین سے بے گانہ نظر آتی ہے مگر اس کے دلوں میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔''

(حیاتِ ناصر جلد 1۔ صفحہ 102)

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1973ء کے دورۂ جرمنی میں ٹیلی ویژن کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا:

''آئندہ پچاس سال تک انشاء اللہ جرمن قوم اسلام قبول کر لے گی۔ اسلامی نقطۂ نگاہ اور سائنسی ترقی میں باہم کوئی تضاد نہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن اسلام ضرور یورپ میں پھیل کر رہے گا آئندہ زمانہ اگر آپ نہیں تو آپ کے بچے ضرور اسلام قبول کریں گے۔ میں نے عرصہ ہوا خواب میں دیکھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ قوم بالآخر ضرور مسلمان ہوگی۔''

(الفضل ربوہ 27 ستمبر 1973ء)

ایناں دیواں گا کہ تو رَج جاویں گا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 18 مارچ 1966ء بمقام ربوہ میں فرمایا:

''گزشتہ رات بارہ ساڑھے بارہ بجے تک مجھے یہ توفیق ملی کہ میں دوستوں کے خطوط پڑھوں اور اس کے ساتھ ساتھ لکھنے والوں کے لئے دعا بھی کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بھی عطا کی کہ میں اپنی کمزوری نا توانی اور بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے اس سے طاقت مانگوں۔ ہمت طلب کروں اور توفیق چاہوں تا اس نے جو ذمہ داریاں مجھ پر ڈالی ہیں انہیں صحیح رنگ میں اوراحسن طریق میں پورا کر سکوں۔ پھر میں نے جماعت کی ترقی اور احباب جماعت کے لیے بھی دعا کی توفیق پائی۔صبح جب میری آنکھ کھلی تو میری زبان پر یہ فقرہ تھا کہ:

ایناں دیواں گا کہ تو رَج جاویں گا''

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 مارچ 1966ء)

قرآنی انوار کا عالمی انتشار:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 5۔اگست 1966ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

کوئی پانچ ہفتے کی بات ہے........ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا اس وقت عالم بیداری میں مَیں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی: بُشْرٰی لَکُمْ۔ یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی

تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کر نے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن میں ظہر کی نما ز پڑھا رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن اور عارضی وقف کی سکیم کے ما تحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 25 مئی 2000ء۔صفحہ 11)

قیا م دین:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 12 مئی 1967ء بمقام مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا:

''ابھی چند دن کی بات ہے نماز فجر سے قبل میں استغفار میں مشغول تھا ایک خوف سا مجھ پر طاری تھا۔ اور میں اپنے رب سے اس کی مغفرت کا طالب ہو رہا تھا اس وقت اچانک میں نے محسوس کیا کہ ایک غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے: ''قیام دین'' اور پھر ایک دھکے کے ساتھ جس نے میرے سارے جسم کو ہلا دیا۔ میں پھر بیداری کے عالم میں آ گیا اور اس کی تفہیم مجھے یہ ہوئی کہ موجودہ سلسلہ خطبات (تعمیر بیت اللہ کے تئیس (23) عظیم الشان مقاصد۔ناقل) کے ذریعہ جو پیغام میں جماعت کے سامنے رکھنے والا ہوں۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین اسلام کو قائم کرے گا، اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے گا۔(انشاء اللہ)''

(روزنامہ الفضل ربوہ 25 مئی 2000ء۔صفحہ 11تا12)

وسعت مکانی کے بارے میں انقلابی بشارت:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں تمہیں مثال دیتا ہوں 1974ء کی جب یہ کہا گیا کہ سوال جواب ہوں گے اور اسی وقت آپ نے جواب دینا ہو گا تو صدر انجمن احمدیہ نے لکھا کہ نوّے سال پر لٹریچر پھیلا ہوا ہے سینکڑوں کتابیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ ساری کتب ان کو زبانی یاد ہیں اس واسطے ایک دن پہلے آپ سوال کریں اور اگلے دن جواب مل جائے گا۔انہوں نے کہا: نہیں یہی ہو گا۔ طبعاً بڑی اہم ذمہ داری تھی اور پریشانی! ساری رات میں نے خدا سے دعا کی، ایک منٹ نہیں سویا، دعا کرتا رہا، صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ ہمارے مہمانوں کی فکر کرو۔وہ تو بڑھتے ہی رہیں گے تعداد میں۔.........وَسِّعْ مَکَانَکَ مہمان بڑھتے چلے جائیں گے، ان کی فکر کرو،اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو۔ استہزاء کا منصوبہ ضرور بنایاہے انہوں نے مگر اس کے لئے ہم کافی ہیں۔ کہتے ہیں 52 گھنٹے 10 منٹ میرے پر جرح کی اور 52 گھنٹے 10 منٹ میں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے پہلو پہ کھڑا پایا۔''

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1980ء۔صفحہ 10)

افضل الذکر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صوتی لہریں:

''حالیہ دورہ(1980ء۔ ناقل)کے دوران مجھے دو مرتبہ کشف میں ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کائنات کی ہر شے خدا کی تسبیح اور اس کی وحدانیت کا ورد کر رہی ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ میں سونے کی تیاری میں تھا، لَااِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰـہُ کا ورد کر رہا تھا، آنکھیں میری بند تھیں مگر کشفی آنکھوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ میرے آگے سے سمندر کی طرح کائنات کی ہر چیز ہلکے انگوری رنگ کے مائع کی صورت میں بہتی ہوئی گزر رہی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے سفید چمکدار حصے تھے جو لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی صوتی لہریں تھیں۔''

(ماہنامہ خالد نومبر ،دسمبر1980ء۔صفحہ 7۔روزنامہ الفضل ربوہ 25 مئی2000ء۔صفحہ 13)

قرآن کریم کی بکثرت اشاعت:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 11دسمبر 1976ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''اس وقت اصل چیز یہ ہے جو میرے دل کی تڑپ ہے اور جو آپ کے دل کی آواز ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کی جائے اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے ایسا ہی بتایا ہے تفصیل نہیں بتا سکتا۔''

1980ء کے دورہ مغرب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس راز سے پردہ اٹھایا اور خطبہ جمعہ فرمودہ 4جولائی1980ء بمقام فرینکفرٹ (جرمنی) فرمایا:

''ایک دن مجھے یہ بتایا گیا کہ تیرے دور خلافت میں پچھلی دو خلافتوں سے زیادہ اشاعت قرآن کا کام ہو گا۔ چنانچہ اب تک میرے زمانہ میں پچھلی دو خلافتوں کے زمانوں سے قرآن مجید کی دو گنا زیادہ اشاعت ہو چکی ہے دنیا کی مختلف زبانوں میں اب تک قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طبع کروا کر تقسیم کئے جا چکے ہیں۔''

(بحوالہ دورہ مغرب1400ھ صفحہ 25،26۔ روزنامہ الفضل ربوہ25 مئی2000ء صفحہ 13)

نشان فتح نمایاں بنام مابا شد:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ابھی ماریشس کو 12مارچ1968ء کو آزادی ملی۔ یہ چھوٹا سا ملک ہے تقریباً تین لاکھ کی آبادی ہے اورمسلمان20۔21 یا 22 فیصد ہیں، 25 فیصد ہندو ہیں اور باقی جو لوگ ہیں وہ کریول (Creol) فرانسیسی بولنے والے عیسائی ہیں، کچھ چینی اور کچھ دوسرے لوگ ہیں یعنی بدھ مذہب وغیرہ۔ اس موقع پر مسلمان بھی آپس میں پھٹ گئے تھے اور عیسائی بھی کچھ ہندو اکثر یت کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے تھے اور کچھ نہیں کر نا چاہتے تھے۔ جب تک میری ہدایت نہیں آ گئی تھی اپنے احمدیوں کو بھی سمجھ نہیں آئی تھی اور ان میں بھی اختلاف رائے تھا۔ میں نے اپنے مربی کو لکھا کہ حکومت سے پورا تعاون کریں کیونکہ ہمارا تو آرٹیکل آف فیتھ (Article of Faith) اور اعتقاد ہی یہ ہے اور ملک کو غیر حکومت سے آزادی مل رہی ہے اِس خوشی میں ضرور شامل ہونا چاہئے، جشن مناؤ........پھر دن سیلی بریٹ(Celebrate) کیا گیا یعنی دس تاریخ کو دو دن پہلے Celebrate کیا گیا تھا......اُس وقت وہ(ماریشس والے احمدی) بہت پریشان تھے اور اسماعیل منیر صاحب (مربی سلسلہ ماریشس۔ ناقل) مجھے لکھ رہے تھے دعا کے لئے اور دوسرے دوست بھی مجھے دعا کے لئے لکھ رہے تھے کہ کوئی پتہ نہیں کہ کیا حالات پیدا ہوں۔ فتنہ پھیل رہا ہے اورقتل و غارت ہو رہی ہے چنانچہ

20، 25 آدمی تو وہاں مارے گئے اور کئی سو زخمی ہوئے تھے، سینکڑوں مکان اور دکانیں لوٹی گئیں، بہت خراب حالت ہو رہی تھی اور یہ حالت کوئی ایک مہینہ آزادی سے پہلے تھی، دوست خود بھی دعائیں کر رہے تھے بڑی دعا کرنے والی یہ قوم ہے مجھے بھی دعا کیلئے لکھ رہے تھے چنانچہ میں نے بھی ان کے لئے دعا کی لیکن میری دعا کسی علاقہ کے لئے محدود تو نہیں ہوتی ساری جماعت کے لئے اس رات بڑی کثرت سے دعا کرنے کی خدا نے مجھے توفیق دی اور صبح میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے:''نشان فتح جاری'' صبح سحری کے وقت جب میں بیدار ہوا ہوں تو نیم بیداری میں یا بیدار ہونے کے بعد مجھے غنودگی کا ایک جھونکا آیا اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے بیدار ہونے کے بعد میں نے مصرعہ کو مکمل کیا ۔

نشان فتح نمایاں بنام ما باشد

یہ مصرعہ حضرت مسیح موعود کے فارسی منظوم کلام کا تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ہے ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصرعہ یہ ہے:

''ندائے فتح نمایاں برائے ما باشد''

لیکن اس وقت میری زبان پر غنودگی میں آدھا مصرعہ ''نشان فتح'' تھا جس وقت میں بیدار ہوا تو زبان خود بخود آگے چلتی گئی اور ''بنام ما باشد'' کے ساتھ وہ مصرعہ مکمل ہو گیا۔

چونکہ ان دنوں ان کے خطوط بھی آ رہے تھے اس لئے میں نے مولوی محمد اسماعیل صاحب منیّر کو لکھا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے رحمت کا اظہار کیا ہے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یا صرف تمہارے لیے ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ فتح کے نمایاں نشان کہیں نہ کہیں تو ظاہر کرے گا ہی۔ اور کل ہی جو ان کا خط آیا اس میں انہوں نے ساری تفصیل لکھ کر لکھا ہے کہ ہمارے لیے تو ''نشان فتح نمایاں'' ظاہر ہو گیا ہے۔''

(اختتامی خطاب بر موقع مشاورت 7اپریل1968ء مطبوعہ الفضل ربوہ 9ستمبر1999ء۔ روزنامہ الفضل ربوہ 25مئی2000ء۔صفحہ13)

وفات سے قبل اپنے رب سے راز و نیاز:

خلافت کے بابرکت منصب پر فائز ہونے کے بعد سب سے پہلے خطبہ جمعہ (11جون1982ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''حضور کی یاد دل سے محو ہونے والی نہیں۔ اس کے تذکرے انشاء اللہ جاری رہیں گے۔ آخری بیماری کا ایک واقعہ میں صرف آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ وفات سے غالبًا ایک یا دو دن پہلے آپا طاہرہ کو حضور نے فرمایا کہ گزشتہ چار دنوں میں میری اپنے رب سے بہت باتیں ہوئی ہیں۔ میں نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے اللہ! اگر تو مجھے بلانے میں ہی راضی ہے تو میں راضی ہوں مجھے کوئی تردّد نہیں۔ میں ہر وقت تیرے حضور بیٹھا ہوں لیکن اگر تیری رضا یہ اجازت دے کہ جو کام میں نے شروع کر رکھے ہیں ان کی تکمیل اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں تو یہ تیری عطا ہے۔ خدا کی تقدیر جس طرح راضی تھی اور جس طرح آپ نے تسلیم خم کیا آج ساری جماعت اس تقدیر کے حضور سر تسلیم خم کر رہی ہے۔''

(الفضل ربوہ 22جون1982ء)

رؤیا وکشوف حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ:

اللہ کی رحمت:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 30اکتوبر1983ء کو دورہ مشرق بعید اور آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:
''جس دن ہم نے صبح کینبرا (Canberra)روانہ ہونا تھااُس رات میں نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے میرا دل بہت مطمئن ہو گیا اور میں اس یقین سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گی میں نے صبح اٹھ کر بچوں کو بتایا کہ اب مجھے اَور بھی زیادہ تسلی ہو گئی ہے۔ پہلے تو یہ تھا جو ہوا اس پر راضی ہے لیکن اب یہ تسلی بھی ہو گئی ہے کہ وہ (مخالف) ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے ان کی کچھ بھی پیش نہیں جائے گی۔ چنانچہ خواب کا مضمون کچھ اس طرز کا تھاجس سے انسان کو محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ عام خواب نہیں میں نے دیکھا کہ ایک موٹر ہے جس کے دائیں طرف میں بیٹھا ہوں اور اس کا سٹرنگ (steering) کوئی نہیں ہے اور پھر بھی میں اس کو چلا رہا ہوں میرے بائیں طرف جماعت کے تین چار عہدیدار بیٹھے ہوئے ہیں اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی والے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے ساتھ بیٹھنا ہے میں نے کہا کہ میرے دائیں طرف بیٹھ جائیں جس طرح ہمارے ہاں آج کل جگہ نہ رہے تو سڑکوں پر رانگ سائیڈ (wrong side) پر بٹھانے کا رواج ہے تو میں نے ان کو کہا میرے دائیں طرف بیٹھ جائیں اور یہ رانگ سائیڈ نہیں تھی رائٹ سائیڈ تھی۔ وہاں ان کو بٹھا لیا اور وہ بڑی محبت سے میرے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئے اور مجھے کوئی تعجب نہیں ہے کہ میں کس طرح موٹر چلاؤں گا اس میں تو سٹرنگ کوئی نہیں ہے اور بظاہر کوئی انجن نظر نہیں آتا لیکن میں بیٹھا ہو ا ہوں اور مجھے پورا یقین ہوتا ہے کہ اسی طرح موٹر چلے گی کچھ دیر کے بعد یہ نظارہ بدلا اور شیخ رحمت اللہ صاحب (ان کے نا م میں اصل پیغام ہے) نے کہا کہ میں ایک منٹ کے لئے ذرا کہیں سے ہو کے آتا ہوں۔ جب وہ ایک منٹ کے لئے گئے تو ادھر سے ایک دو اَور آدمی داخل ہو گئے کہ اچھا موقع مل گیا ہے اور انہوں نے ساری جگہ پر قبضہ کر لیا اور میں انتہائی دائیں جانب سمٹ گیا وہ سب میری طرف آ کر بیٹھ گئے اور وہ سب جماعت کے عہدیدار لگتے تھے کہ ٹھیک ہے اب ہمیں موقع مل گیا ہے شیخ صاحب واپس آئے انہوں نے کہا میں کہاں بیٹھوں میں نے کہا کہ آپ یہاں ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ پرانے زمانے کی کاروں میں نیچے ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم نکلا ہوتاہے اس قسم کا ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم بھی ان کو مل گیا اور وہ میرے ساتھ جڑ کر کھڑے ہو گئے میں نے کہا کہ نہیں اس طرح نہیں آپ اندر آجائیں اور میری گود میں بیٹھ جائیں وہ اندر آئے اور میری گود میں بیٹھ گئے اور جب وہ بیٹھے تو جگہ نکل آئی اور وہ اتر کر دائیں طرف آرام کے ساتھ جڑ کے بیٹھ گئے۔ میں نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خوشخبری ہے اور یہ انسانی دماغ کی بنائی ہوئی خواب ہو ہی نہیں سکتی۔ وقتی طور پر جو پریشانی ہوئی اسے دیکھ کر بظاہر انہوں نے یہ سمجھا کہ اللہ کی رحمت جدا ہو گئی ہے اور اب وہ تائید الٰہی کا سلوک نہیں ہو رہا۔ یہ وہم تھا اس خواب کے ذریعے بتا دیا گیا کہ خدا کی رحمت جدا نہیں ہو گی اس نے تو خدا کے فضل سے ہمارے ساتھ جگہ بنانی ہی بنانی ہے۔''

(الفضل 14فروری1984ء ۔ و روزنامہ الفضل ربوہ 23 مئی2005ء۔صفحہ11تا12)

الوداعی معانقہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 8 مئی1987ء میں فرمایا:

’’چند روز پہلے میں نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت بو زینب چچی جان حضرت چھوٹے چچا جان کی بیگم صاحبہ مرحومہ جو صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی والدہ صاحبہ تھیں وہ تشریف لائی ہیں، ان کو میں نے پہلے تو کبھی خواب میں نہیں دیکھا تھا شائد ایک مرتبہ دیکھا ہو، وہ آئی ہیں اور قد بھی بڑا ہے جس حالت میں جسم تھا اس کے مقابل پر زیادہ پر شوکت نظر آئی ہیں، آپ آ کے مجھے گلے لگاتی ہیں لیکن گلے لگ کر پیچھے ہٹ جا تی ہیں اور بغیر الفاظ کے مجھ تک ان کا یہ مضمون پہنچتا ہے کہ میں خود ملنے نہیں آئی بلکہ ملانے آئی ہوں۔ اس کے معاً بعد ایک خیمہ سے حضرت پھوپھی جان نکلتی ہیں گویا کہ وہ ان کو ملانے کی خاطر تشریف لائی تھیں۔ خواب میں ایسا منظر ہے کہ اور نہ کوئی بات ہوئی ہے نہ کو ئی اور نظارہ ہے دائیں بائیں صرف خیمہ سے آپ کا نکلنا ہے اور بہت ہی خوش لباس ہیں اچھی صحت ہے آپ جب گلے لگتی ہیں اور اتنی دیر تک گلے لگائے رکھتی ہیں کہ اس خواب میں حقیقت کا احساس ہونے لگتاہے یہاں تک کہ جب میری آنکھ کھلی تو لذت سے میرا سینہ بھرا ہوا تھا اور بالکل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی مل کے گئی ہیں لیکن اس میں ایک غم کے پہلو کی طرف توجہ گئی کہ زینب نام میں ایک غم کا پہلو پایا جاتا ہے لیکن اس وقت یہ خیا ل نہیں آیا کہ یہ الوداعی معانقہ ہے۔ میرا دل اس طرف گیا کہ جماعت پر کوئی اَور ابتلا آنے والا ہے ایک غم کی خبر ہو گی اس سے فکر پیدا ہو گئی لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو حفاظت میں رکھے گا چنانچہ ایک ملک کے امیر صاحب کو میں نے اسی تعبیر کے ساتھ خط میں یہ خواب لکھی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ملک میں یہ واقع ہونے والا ہے لیکن اطمینان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ حفاظت فرمائے گا لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ واقعۃً یہ اسی خواہش کا جواب تھا جو میرے دل میں بھی بہت شدید تھی اور حضرت پھوپھی جان کے دل میں بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے وصال سے پہلے ملادے اور معانقہ ہو جائے اور یہ معانقہ اتنا حقیقی تھا کہ اتنا گہرا اثر اور لذت تھی کہ خواب کے اندر یہ احساس نہیں ہوا کہ خواب تھی اور چلی گئی بلکہ یوں معلوم ہو ا جیسے حقیقی چیز کوئی واقعہ کے بعد پیچھے رہ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں ہماری ملاقات کا انتظام فرما دیا اور یہ الوداعی معانقہ تھا جو مجھے دکھایا گیا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 مئی 2005ء۔ص12)

دو اشعار:

ان اشعار کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 3 فروری1989ء میں فرمایا:
چند دن پہلے صبح جب میں نماز کے لئے اٹھا تو میرے منہ پر حضرت مصلح موعود کے یہ شعر جاری تھے کہ:

پڑھ چکے احرار بس اپنی کتاب زندگی
ہو گیا پھٹ کر ہوا ان کا حباب زندگی
لوٹنے نکلے تھے جو امن و سکون بے کساں

خود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

اس میں الہامی کیفیت تو نہیں ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان باتوں میں کچھ اشارے ضرور ہیں اور یہ ایک پیغام کا رنگ رکھتے ہیں۔میں یہی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعائیہ رنگ میں اس طرف متوجہ فرمایا ہے کہ ساری جماعت اس عرصہ میں یہ دعا بھی کرے کہ اب کی کتاب زندگی جس نے دنیا کو حقیقت کا دھوکہ دیا ہوا ہے وہ پھٹ جائے اوردنیا ان کی حقیقت کو دیکھ لے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو ان کی آنکھوں کے سامنے بیش از پیش ترقیات عطا کرتا چلا جائے۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ23مئی2005ء۔صفحہ 12)

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی وفات کے متعلق رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''جب حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کا وصال ہوا ہے تو جس دن اس کی اطلاع ملی اس سے پہلی رات میں نے یہ رؤیا دیکھی کہ اقبال کی ایک مشہور غزل کے دو اشعار میں پڑھ رہا ہوں اور خاص اس میں درد کی ایک کیفیت ہے اور اقبال کی یہ وہ غزل ہے جو بچپن میں کالج کے زمانے میں مجھے بہت پسند تھی چونکہ مدت سے پڑھی نہیں اس لئے خواب میں کوشش کر کے یاد کر کے وہ شعر پڑھتا ہوں اور پھر آخر یاد آ جاتے ہیں اور وہ رواں ہو جاتے ہیں اور وہ شعر یہ تھے کہ۔

تھا جنہیں ذوقِ تماشا وہ تو رخصت ہو گئے

لے کے اب تُووعدہ دیدارِ عام آیا تو کیا

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ

صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

تو بہت ہی درد ناک اشعار ہیں اور جب آنکھ کھلی تو میرے دل پر بہت ہی اس بات کا گہرا اثر تھا اورغم کی کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے کوئی ایسے بزرگ جن کا خدا کے نزدیک ایک مرتبہ ہے رخصت ہونے والے ہیں جو انتظاری کی راہ دیکھتے دیکھتے میرے سے پہلے پہلے وصال پا جائیں گے دوسرے دن صبح ملک سیف الرحمٰن صاحب کے وصال کی اطلاع ملی۔''

(ماہنامہ خالد حضرت سیف الرحمٰن صاحب صفحہ نمبر97،98 ستمبر،اکتوبر1995ء)

تین مبشر رؤیا:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

'' پرسوں رات اللہ تعالیٰ نے اوپر تلے تین مبشر رؤیا دکھائے جو جماعت کے حق میں بہت ہی مبشر اور مبارک ہیں۔مختصر نظارے تھے لیکن یکے بعد دیگرے ایک ہی رات میں یہ تین نظارے دیکھے اور اس مضمون کو زیادہ قوت دینے کے لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر جماعت کے لئے خوشخبری ہے یہ ایک عجیب

واقعہ ہوا کہ میرے ساتھ کے کمرے میں عزیزم مرزا لقمان احمد سوتے ہیں، وہ جب صبح اٹھے نماز کے لئے تو ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے القا کیا بڑے زور سے کہ آج رات خداتعالیٰ نے مجھے کچھ خوشخبری دی ہے۔ تو ان کے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میں پوچھوں کہ رات کیا بات ہوئی ہے جو خداتعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ تو بیک وقت یہ دونوں باتیں مزید اس بات کو اس امید بلکہ یقین کو طاقت دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے ساتھ خاص نصرت اور حفاظت کا معاملہ فرمائے گا۔

پہلی رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ ایک برآمدہ میں ایک مجلس لگی ہوئی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ساتھ کرسیوں پر دوسرے احمدی بیٹھے آپ کی بات سن رہے ہیں۔ میں جاتا ہوں تو خواب میں مجھے تعجب نہیں ہوتا بلکہ یہ علم ہے کہ اس وقت میں خلیفہ ہوں اور یہ بھی علم ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی اس بات میں آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے یعنی ذہن میں معلوم ہونے کے باوجود کہ آپ فوت شدہ ہیں اس نظارے سے طبیعت میں کسی قسم کا کوئی تردّد نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کی جب مجھ پر نظر پڑتی ہے تو ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کو جن کا چہرہ میں پہچانتا نہیں بہت سے آدمی ہیں لیکن بے نام چہرے ہیں تو اس کو فوراً اشارہ سے کہتے ہیں کرسی خالی کرو اور مجھے پاس بیٹھا کر مصافحہ کرتے ہیں اور ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں جس طرح کوئی خلیفۂ وقت کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اور مجھے اس سے شرمندگی ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تم خلیفہ ہو لیکن طبیعت میں سخت شرم محسوس ہوتی ہے اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ تو میں فوراً آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ناقل) کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں تو آپ یہ بتانے کے لیے کہ نہیں میرا بوسہ باقی رہے گا تمہارے بوسے سے یہ Cancel نہیں ہوتا، دوبارہ میرے ہاتھ کو پھر بوسہ دیتے ہیں کھینچ کر اور پھر میں محسوس کرتا ہوں کہ اب تو اگر میں نے یہ سلسلہ شروع کر دیا تو ختم نہیں ہو گا اس لئے اس بحث کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ میں اصرار بند کر دیتا ہوں۔ اس کے بعد مجھے فرماتے ہیں کہ اب تو تم پوری طرح خلافت کا چارج لے لو، اب مجھے رخصت کرو یعنی میرے ساتھ رہنے کی ضرورت کیا ہے اب؟ تو میں کہتا ہوں کہ اس میں ایک حکمت ہے اور وہ یہ ہے کہ خلافت کوئی شریکا نہیں۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے دنیا کی جس میں کسی قسم کا حسد یا مقابلہ ہو بلکہ یہ ایک نعمت ہے اور انعام ہے۔ میں دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ صاحب انعام لوگوں میں آپس میں محبت ہوتی ہے، پیار کا تعلق ہوتا ہے اور کسی قسم کا حسد یا مقابلہ نہیں ہوتا۔ تو یہ مفہوم میں آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں اور اس کے بعد یہ نظارہ ختم ہو گیا۔ ایک اَور بات آپ نے مجھے خواب میں کہی جو مبارک ہے اس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ایک بات میں نے کہی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے حق میں اچھی ہو گی۔

اس کے بعد یہ نظارہ ختم ہوا تو کچھ دیر کے بعد اسی رات خواب میں صرف یہ چھوٹا سا نظارہ دیکھا ہے کہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی اور ہماری پھوپھی ہیں وہ میرے گھر میں داخل ہو رہی ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نظارہ نہیں ہے صرف ان کو میں گھر میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں اور خواب ختم ہو جاتی ہے۔

تیسری خواب میں دیکھا کہ ایک میز چُنی ہوئی ہے اور اس پر ہم کھانا کھا رہے ہیں اور میرے دائیں جانب حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی ہیں اور بڑے خاص پیار اور محبت کے ساتھ میرے ساتھ کھانے میں شریک ہیں۔ تو یہ تینوں خوابیں اُوپر تلے نظر آئی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت کی طرف دلالت کر رہی ہیں۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کو غیر معمولی نصرت بھی عطا فرمائے گا اور اگر کچھ حالات مخدوش

پیدا ہوئے تو خدا خود بھی حفاظت فرمائے گا اور ہمیں کسی غیر کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے اور پھر انجام میں خدا تعالیٰ ایک دعوت دکھاتا ہے اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جن کے متعلق الہاماً خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ: '' مینوں کوئی نہیں کہہ سکدا ایسی آئی جنیں ایہہ مصیبت پائی'' (تذکرہ صفحہ 277) یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پنجابی میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے متعلق ہوا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ نام بھی مبارک ہے اور ان کی معیت بھی مبارک ہے اور کبھی یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ آئیں اور کوئی مصیبت ساتھ رہے ان کے آنے سے مصیبتیں ٹل تو جائیں گی آنہیں سکتیں ساتھ اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔

تو معنوی لحاظ سے بھی اور الہامات کی روشنی میں ہر لحاظ سے یہ خوابیں اور جو ایک ترتیب میں آئی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لئے بہت ہی مبارک ہیں اور مجھے اندازہ ہے نظر آ رہا ہے بلکہ کہ خدا تعالیٰ جلد جلد انشاء اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کو غیر معمولی تائیدی نشان دکھائے گا لیکن ان مبشرات کا ایک تقاضا بھی ہے اس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں جب اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ کچھ تائیدی نشان دکھاتا ہے تو اس کے مقابل پر جماعت پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور پہلے خوشخبریاں دکھانا ایک یہ پیغام بھی رکھتا ہے کہ ان خوش خبریوں کے اہل بننے کی کوشش کرو اور ان کے مستحق ہونے کے لئے جدوجہد کرو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 1984 خطات طاہر جلد 4 صفحہ نمبر 97 تا 99)

سلامتی و ظفر کا وعدہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے پہلے مجھے رؤیا کے ذریعہ بعض خوشخبریاں عطا فرمائیں اور پھر ایک بہت ہی پیارا کشفی نظارہ دکھایا جو میں آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چند روز پہلے تقریباً دو ہفتے پہلے شاید اچانک میں نے ایک نظارہ دیکھا کہ اسلام آباد جو انگلستان میں ہے اس وقت ہمارا یورپین مرکز انگلستان کے لئے، وہاں میں داخل ہو رہا ہوں اس کمرے میں جہاں ہم نے نماز پڑھی تھی اور سب دوست صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں اسی طرح انتظار میں تو عین مصلے کے پیچھے چودھری محمد ظفراللہ خاں صاحب اپنی اس عمر کے ہیں نظر آ رہے ہیں جو پندرہ بیس سال پہلے کی تھی اور رومی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، وہ جو پرانے زمانہ میں پہنا کرتے تھے اور نہایت ہشاش بشاش عین امام کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی وہ نماز کی خاطر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ان کی طرف بڑھنے لگا کہ پوچھوں چودھری صاحب آپ کب آئے؟ آپ تو بیمار تھے، اچانک کیسے آنا ہوا؟ تو وہ نظارہ جاتا رہا۔ آنکھیں کھلی تھیں اور جو منظر سامنے ویسے تھا وہ سامنے آ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی خوش خبریاں عطا فرما رہا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی نصرت اور اس کے ظفر کے وعدے انشاء اللہ تعالیٰ جلد پورے ہوں گے تو یہ باتیں ان کے علاوہ ہیں۔ جماعت تو ہر حال میں ترقی کر رہی ہے جتنا خدا انتظار کروائے ہم کریں گے انشاء اللہ کیونکہ ہم کھو کچھ نہیں رہے ہمارے ہاتھ سے جا کچھ نہیں رہا اس لئے نقصان کا کوئی سودا تو ہے ہی نہیں، میں اس لئے تسلی نہیں دے رہا مگر میں یہ بتا رہا ہوں کہ اللہ کے رنگ عجیب ہیں۔ وہ بظاہر قربانی لیتا ہے اور حقیقت میں وہ ترقی ہو رہی ہوتی ہے اور پھر اس مزے اس روحانی لذت کے بھی بدلے عطا فرماتا ہے۔ یہ وعدے ہیں خدا کے جن کی طرف میں آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ چنانچہ اس کشفی نظارے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کرم

اور یہ فرمایا جن دنوں پاکستان کے حالات کی وجہ سے بعض شدید کرب میں راتیں گزریں تو صبح کے وقت الہاماً بڑی شوکت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’السلام علیکم‘‘ اور ایسی پیاری ایسی روشن کھلی آواز تھی اور آواز مرزا مظفر احمد کی معلوم ہو رہی تھی یعنی بظاہر جو میں نے سنی آواز، اور یوں لگ رہا تھا جیسے وہ میرے کمرے کی طرف آتے ہوئے السلام علیکم کہتے ہوئے آنے والے ہیں، تو اس وقت تو خیال میں بھی نہیں تھا کہ یہ الہامی کیفیت ہے کیوں کہ میں جاگا ہوا تھا پوری طرح لیکن جو ماحول تھا اس وقت اس سے تعلق کٹ گیا تھا۔ چنانچہ فوراًمیرا ردّ عمل ہوا کہ میں اٹھ کر باہر جا کر ملوں ان کو اور اسی وقت وہ کیفیت جو تھی وہ ختم ہوئی اور مجھے پتہ چلا کہ یہ تو خداتعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ السلام علیکم کا وعدہ دیا ہے بلکہ ظفر کا وعدہ بھی ساتھ عطا فرما دیا ہے کیونکہ مظفر کی آواز میں ’’السلام علیکم‘‘ پہنچانا یہ ایک بہت بڑی اور دُہری خوشخبری ہے اور پہلے بھی ظفراللہ خاں ہی خدا تعالیٰ نے دکھائے اور دونوں میں ظفر ایک قدرِمشترک ہے۔‘‘

(خطباتِ طاہر جلد 3 صفحہ نمبر680 تا681)

Friday the 10th اور چار خوشخبریاں:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ابھی چند دن پہلے دو تین دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی بعض اطلاعات کے نتیجہ میں اور ظہر کے بعد میں ستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے منہ سے ’’جمعہ! جمعہ!‘‘ کے الفاظ نکلے اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اوپر جہاں دس کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا اور خواب نہیں تھا بلکہ جاگتے ہوئے ایک کشفی نظارہ تھا اور وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دس تھا جو گھڑی کے دس ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں وہ دس تاریخ آرہی تھی کہ Friday the 10th یہ انگریزی میں مَیں کہہ رہا تھا: Friday the 10th اور ویسے وہ گھڑی تھی اور گھڑی کے اوپر دس کا ہندسہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کون سا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان عطا فرمانا ہے؟
مگر ایک دفعہ یہ واقع نہیں ہوا ہر دفعہ یہ ہوا کہ جب بھی شدت کی پریشانی ہوئی ہے جماعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے مسلسل خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں۔
اس سے چند دن پہلے رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے بار بار خوشخبریاں دکھائیں اور چار خوشخبریاں اکٹھی دکھائیں۔ جب میں اٹھا تو اُس وقت زبان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر تھا:

غموں کا ایک دن اور چار شادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یعنی چار خوشخبریوں کی حکمت یہ ہے چار دکھانے کی کہ ایک غم پہنچے گا تو خدا تعالیٰ چار خوشخبریاں دکھائے گا اور دشمنوں کو بہر حال ذلیل کرے گا کیونکہ اس وقت جماعت کی حالت سب سے زیادہ دنیا کی نظر میں گری ہوئی ہے کلیتہً بیچارگی کا عالم ہے اور کامل بے اختیاری ہے۔ یہ وقت ہے خدا کی طرف سے خوشخبریاں دکھانے کا اور یہ وقت ہے ان خوشخبریوں پر یقین کرنے کا۔ آج جو اپنے خدا کے دیئے ہوئے وعدوں پر یقین رکھتا ہے، آج جس کے ایمان میں تزلزل نہیں ہے وہی ہے جو خدا کے نزدیک معزز ہے، وہی ہے جس کو دنیا میں غالب کیا جائے گا اور اسے خدا کبھی نہیں چھوڑے گا کیونکہ جو تنزل کے وقت اپنے خدا کی باتوں پر ایمان اور یقین رکھتا

ہے اس کے ایمان میں کوئی تزلزل نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اس کے لئے ایسے کام دکھاتی ہے کہ دنیا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔''

(خطباتِ طاہر جلد 3 صفحہ نمبر777 تا 778)

لقائے الٰہی کا مضمون:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 20اپریل1990ء میں فرمایا:

''رات رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مضمون کو ایک اور طریق پر دکھایا اور ساتھ ہی قرآن کریم کی ایک آیت کی ایک نئی (تشریح) سمجھائی جس کا لقا سے بڑا گہرا تعلق ہے اور دراصل جو مضمون میں آج کے خطبہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں اسی کی تمہید ہے جو مجھے سمجھائی گئی ہے۔ رؤیا بڑی عجیب اور دلچسپ ہے۔ میں نے دیکھا کہ ربوہ میں کھلے گھاس کے میدا ن میں اکیلا بیٹھا ہوا ہوں اور وہاں سے پاکستان سے مختلف پروفیشنل گانے والے جو ریڈیوں یا ٹیلی ویژن وغیرہ میں گانوں میں حصہ لیتے ہیں، وہ کسی تقریب میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے ہیں اور ان کا جو رستہ ہے ان کے درمیان اور میرے درمیان ایک دیوار حائل ہے گویا اس رستے پر جس پر وہ چل رہے ہیں ایک دیوار کی اوٹ ہے لیکن بعض در کھلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک در سے گزرتے ہوئے ان میں سے ایک شخص کی نظر مجھ پر پڑتی ہے اور خواب میں مجھ پر یہ تأثر ہے کہ یہ مجھے جانتا ہے اور میں اس کو جانتا ہوں اور جس طرح انسان جانی پہچانی شکل کو ملنے کے لیے آگے بڑھتا ہے وہ میری طرف آگے بڑھتا ہے لیکن قریب آنے کی بجائے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر مجھے پنجابی میں کچھ شعر سناتا ہے وہ جو پنجابی کے شعر ہیں وہ اس رنگ کے ہیں جیسے بعض دیہاتیوں کو یا کم علم والوں کو بعض دفعہ کوئی نکتہ ہاتھ آجائے تو وہ اسے بڑے فخر سے بڑے بڑے علما کے سامنے پیش کرتے ہیں اور پھر مجلسوں میں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے یہ سوال کیا لیکن اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔اس رنگ کا کوئی نقطہ ہے جو ایک پنجابی میں اس نے یاد کیا ہوا ہے اور وہ سوالیہ رنگ میں میرے سامنے رکھتا ہے لیکن اس کی طرز میں تکبر یا دکھاوا نہیں بلکہ وہ واقعتاً اس نکتے میں الجھا ہوامعلوم ہوتا ہے اور اس کے طرز بیان میں ایک درد پایا جاتا ہے۔ پنجابی کے وہ شعر مجھے یاد تو نہیں مگر چند شعر ہیں، ان کا مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی جو یہ کائنات ہے اس کے راز تو بہت گہرے ہیں اور ہماری آنکھیں جو دیکھ رہی ہیں وہ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں اور ہماری آنکھیں جو دیکھتی ہیں وہ ہمیں کچھ اور منظر دکھاتی ہیں اور خدا کے قدرت کے راز یا عرفان کی باتیں ہیں ان تک ہماری آنکھیں پہنچ ہی نہیں سکتیں اور نہ ہم ان کو سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ہماری آنکھیں ٹیڑھا دیکھ رہی ہیں اور یہ کہتے کہتے وہ بڑے درد سے اپنی آنکھ کے نچلے پردوں کو انگلیوں سے نوچ کر نیچے کر کے آنکھیں ڈھاکتا ہے جن میں ایک قسم کی سرخی پائی جاتی ہے جیسے رو رو کے سرخی پیدا ہوگئی ہو اور وہ نظم میں ہی کہتا ہے کہ دیکھیں ان آنکھوں کی وجہ سے ہمارا کیا قصور ہے؟ہمیں تو خدا نے آنکھیں وہ دی ہیں جو غلط دیکھ رہی ہیں اور اس کے رازوں کی حقیقت کو پا نہیں سکتے تو اب بتائیں کہ ہم کیا کریں؟ ہم کیسے سمجھیں؟ یہ نظم جب مکمل ہو جاتی ہے تو میں اس کو اشارہ کہتا ہوں کہ آئیں بیٹھیں اور میں آپ کو یہ مضمون سمجھاتا ہوں اور اتنے میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کی خبر باقی ساتھیوں کو بھی پہنچ گئی ہے اور وہ دور دور سے واپس مڑے ہیں اور ایک دائرے کی شکل میں مجلس بنا کر میری بات سننے کے لئے بیٹھ گئے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ نے بظاہر بڑی الجھی ہوئی بات پیش کی ہے لیکن میں اس

کی ایک سادہ تشریح آپ کو بتاتا ہوں جو ابھی آپ کو دیکھتے دیکھتے بات سمجھا دے گی اور وہ آپ کی اس عارفانہ نظم کی درحقیقت تفسیر ہے ، تفسیر کا لفظ تو میں نہیں بولتا، لیکن اس مضمون کو سمجھانے کے لئے میں کہتا ہوں۔ آپ کے سامنے میں ربوہ کی مثال رکھتا ہوں۔ آپ لوگ پاکستان کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں۔ وہاں سے ربوہ تشریف لائے ہیں یہاں آپ نے کچھ چہرے دیکھے ہیں ان چہروں میں خدا کا خوف دکھائی دیتا ہے، ان چہروں میں آپ کو عبادت کے رنگ دکھائی دیتے ہیں، ان چہروں میں آپ کو تقویٰ دکھائی دیتا ہے، ان چہروں میں آپ کو دین کی محبت اور اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق دکھائی دیتے ہیں، یہاں کے گلیوں میں چلنے پھرنے والوں کو آپ نے دیکھا اور آپ اپنے دل سے گواہی لے کر مجھے بتائیں کہ کیا آپ کی آنکھوں نے آپ کو صحیح خبر نہیں دی؟ کیا آپ کی آنکھوں نے واقعتاً یہ اطلاع نہیں دی کہ اسلام کا جو بھی تصور ہے وہ یہاں پایا جاتا ہے اور جو مؤمنین کی ادائیں ہونی چاہئیں وہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ پھر آنکھوں نے تو آپ سے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ اس کے باوجود اگر آپ کے دل کچھ اور پیغام لیں تو خدا کی بنائی ہوئی آنکھوں کا کیا قصور ہے؟ پھر میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ موازنے کے طور پر چنیوٹ چلے جائیں جو ربوہ کے قریب ہی ہے اور وہاں بھی جا کر لوگوں کے چہروں کا مشاہدے کریں، وہاں بھی ان کی حرکات و سکنات کو غور سے دیکھیں، وہاں جا کر بھی سوچیں کہ آپ کے نزدیک قرونِ اُولیٰ کے مسلمان کیسے ہونے چاہئیں تھے؟ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے (والوں) کی کیا ادائیں ہونی چاہئیں اور دیکھیں اور پھر اپنے نفس سے پوچھیں کہ کیا آنکھوں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے؟ کیا آنکھوں کا پیغام یہی تھا کہ یہ جو ربوہ کے سب سے شدید مخالفین میں سے ہیں یہ سچے............دکھائی دے رہے ہیں یا آپ کی آنکھوں نے آپ کو یہ بتایا تھا کہ اسلام کی کوئی بھی علامتیں ان میں نہیں پائی جاتیں۔ان کا اٹھنا بیٹھنا ان کا بولنا، ان کا چلنا پھرنا،ان کے مزاج سارے اسلام سے دور پڑے ہوئے ہیں تو اب بتائیں کہ ہمارے خدا نے آپ کے ساتھ انصاف کیا کہ نہیں کیا۔ آپ کو سچی آنکھیں بخشیں کہ نہیں بخشیں............(سورۃ الحج آیت47) والا مضمون ہے مگر اس آیت کا میں نے حوالہ نہیں دیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ یہاں صدور سے مراد تاریکی کے پردوں میں چھپے ہوئے دل ہیں۔ پس وہ دل جو خود اندھیروں میں بس رہے ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں نہ کہ وہ آنکھیں جو صحیح پیغام جو کچھ وہ دیتی ہیں لوگوں تک پہنچا دیا کرتی ہیں۔ پس یہ رؤیا جو ہے یہ دیکھتے ہی میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ اتنا واضح نظارہ ہے جیسے میں آمنے سامنے دیکھ رہا ہوں اسی کیفیت میں مَیں جاگ بھی چکا تھا اور رؤیا کا مضمون جاری تھا یعنی صفائی رؤیا کی ایسی تھی کہ گویا بالکل جاگے ہوئے کا کوئی نظارہ ہو اور چنانچہ نیند میں اٹھنے میں کوئی فرق نظر نہیں آیا اور رؤیا کے جو آخری فقرے ہیں وہ جاگ کر میں نے ادا کئے۔ جبکہ وہ منظر نظر سے غائب ہو چکا تھا۔‘‘

(الفضل 17جون1990ء)

مذہبی دنیا کا ضائع شدہ مواد:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کی تشریح بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 28دسمبر1990ء میں فرمایا:۔

’’اس ضمن میں میں ایک دفعہ غور کر رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو زیادہ واضح طور پر

سمجھائے تو کشفی حالت میں خدا تعالیٰ نے یہ مضمون ایک اور رنگ میں مجھے دکھایا اور وہ یہ تھا کہ جیسے ایک کارخانے میں آپ ایک طرف سے کسی چیز کا Raw Material یعنی خام مال ڈالتے ہیں تو وہ ایک نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ تکمیل کی شکل میں ایک طرف سے نکل رہا ہوتا ہے لیکن اس کے ایک طرف وہ گند بھی نکل رہا ہوتا ہے جو اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کارخانے میں داخل ہو نے کے بعد وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی کرسکے کہ اسے ایک مکمل صنعت کی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے، اس کو وہ Waste Product کہتے ہیں۔ پس ایک چیز ہے End product اور ایک ہےWaste product تو ہر صنعت کا وہ مال ہے جس کی خاطر صنعت کاری کی جاتی ہے اور کارخانے بنائے جاتے ہیں اور اپنی آخری شکل میں بہت خوبصورت تبدیلیاں پیدا ہونے کے بعد وہ ایک نئے وجود کی صورت میں خام مال دنیا کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اب اس وقت آپ کے پاس جتنی بھی چیزیں ہیں وہ سب اسی طرح کسی نہ کسی کارخانے سے نکل کر ایک نئی شکل میں آپ کے سامنے ظاہر ہوئی ہیں۔ کسی نے کپڑے کی ٹوپی پہنی ہوئی ہے، کسی نے قراقلی پہنی ہوئی ہے۔ اب تصور کریں کہ یہ کیا چیزیں تھیں؟ اسی طرح آپ کے لباس، آپ کے بوٹ، آپ کے قلم یہ سب خام مال تھے جو مختلف مراحل سے گزر کر بالآخر اس شکل میں آپ تک پہنچے جس میں آپ نے ان کو قبول کی اور استعمال کیا لیکن آپ کا ذہن اس گندگی کی طرف کبھی نہیں گیا جو اس دوران پیدا ہوتی رہی اور ان چیزوں سے الگ کی جاتی رہی اور اسے ضائع شدہ مال کے طور پر ایک طرف پھینک دیا گیا۔ چنانچہ اس زمانے میں صنعتوں نے جہاں بہت ترقی کی ہے، یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس Waste material کا کیا کریں؟ یہ تو دنیا کے لئے عذاب بنتا جا رہا ہے۔ جب یہ کم ہوا کرتا تھا اس زمانے میں انسان کی توجہ کبھی اس طرف نہیں گئی اور آج سے سو سال پہلے بھی صنعت کاری تھی، بڑے بڑے کارخانے جاری تھے لیکن کبھی بھی اس زمانے کی اخباروں میں آپ کو یہ بحثیں دکھائی نہیں دیں گی کہ یہ جو اچھی چیزیں بنائے ی ہم کوشش کرتے ہیں اس کوشش کے دوران جو چیزیں ضائع ہو رہی ہیں ان کا ہم کیا کریں؟ وہ سمندروں میں پھینک دیتے تھے یا عام کھلی جگہ پر پھینک دیتے تھے یا جھیلوں میں ڈال دیتے تھے اور کبھی ان کے نقصان کی طرف کسی کی توجہ نہ گئی ۔اب چونکہ زیادہ چیزیں بن رہی ہیں، اسی طرح waste material بھی بڑھتا چلا جا رہا ہے اور waste material ایسی خطر ناک چیز بن کر دنیا کے سامنے ابھرا ہے کہ اس کے غضب سے دنیا ڈرنے لگی ہے اور یہ بڑا بھاری مسئلہ ہے۔ دنیا کی تمام بڑی قوموں میں اب بہت ہی فکر کے ساتھ ان مسائل پر غور ہورہا ہے کہ کس طرح ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو صنعت کے دوران By product کے طور پر waste product کے طور پر ہمارے ہاتھوں میں پڑی ہوئی ہیں اور ہم نہیں سمجھتے کہ کس طرح اس صنف سے چھٹکارا حاصل کریں۔“

(روزنامہ الفضل 6فروری1991)

رشتہ ناطہ اور بیروزگاری کا مسئلہ:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 15دسمبر2000ء میں فرمایا:

”ایک رؤیا ایسی سنانی ہے جس سے خدا تعالیٰ نے میرے دو سوالات کا جواب دیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کے لیے وہی کافی ہو گا۔ مجھے خیا ل تھا کہ مجھے مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں۔ یہ سوچتے سوچتے ہی سویا تھا تو

رات خواب میں میاں احمد کو دیکھا یعنی میاں غلام احمد صاحب، میاں خورشید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی اور وہ ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں، قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں میں نیا ترجمہ کروں۔ تو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔ خواب میں میاں احمد ہی دکھائی دیئے انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی دو کاموں میں بہت مدد کی ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیا کیا کام ہیں؟ انہوں نے کہا ایک تو رشتہ ناطہ، رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں بے چاری شادی کے بغیر پڑی ہوئی ہیں، بہت سے لڑکوں کو اپنا مناسب رشتہ نہیں ملتا پاکستان میں بھی بہت اچھے اچھے لڑکے ہیں جو اچھا ایک پروفیشن اختیار کر سکتے ہیں اور سادہ مزاج ہیں۔ اگر انگلستان کی لڑکیاں ناک بھوں نہ چڑھائیں اور اس رشتہ کو قبول کر لیں تو دونوں کا فائدہ ہے۔ بہرحال اس قسم کی باتیں انہوں نے کیں۔

اور ساتھ ہی یہ کہا کہ دوسرا کام بے کار نوجوانوں کو کام پہ لگانا ہے، اس کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔ بہت سے اچھے تعلیم یافتہ ہیں جو بے کار ہیں اور ان کو کوئی کام نہیں دیا جا رہا یا کسی ایسے ملک میں رہتے ہیں جہاں سختی کی وجہ سے ان سے ناانصافی ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کی باہر شادیاں کروا دینا دونوں مسائل کو اکٹھا کر دینا ہے کیونکہ اپنے ملک سے باہر شادیاں کریں گے تو باہر والوں کا بھی مسئلہ حل ہوگا اور پاکستان کا بھی مسئلہ حل ہوگا اور ان کو کام پر لگانے کا کا شعبہ بہت مستعد ہونا چاہئے۔ تو یہی دو باتیں ہیں جو میں آپ کو سنانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی میرے سوالات کا جواب دے دیا۔''

(الفضل ربوہ 13فروری2001ء)

غانا (Ghana)سے بُرکینا فاسو (Burkina Faso) کا سفر:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دورہ افریقہ کے دوران غانا سے بور کینا فاسو بذریعہ سڑک جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بذریعہ سڑک جانے کا پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے ہی بنا لگتا ہے کیونکہ پہلے جو گھانا والوں نے پروگرام بنایا تھا اور اس کی اپروول (Aproval) ہوگئی تھی، اس کے مطابق تو دورہ نارتھ (North) تک کا مکمل کرنے کے بعد ہمیں پھر واپس اکرا (Accra) آنا تھا وہاں سے بائی ایئر (By Air) پھر برکینا فاسو جانا تھا لیکن روزانہ فلائٹ نہیں جاتی بلکہ دو دن جاتی ہے۔ ان میں سے ایک جمعہ کا دن تھا۔ تو وکیل التبشیر ماجد صاحب نے مجھے کہا کہ جمعہ جلدی پڑھ کے فوراً ہی ائر پورٹ جانا ہوگا۔ اس پر مجھے کچھ انقباض ہوا میں نے کہ اس طرح نہیں جانا بلکہ بعض شہر جو انہوں نے پروگرام میں نہیں رکھے ہوئے تھے اور میرے علم میں تھے میں نے کہا کہ وہ بھی دیکھ کر جائیں گے اور بائی روڈ (By road) جائیں گے۔ بہرحال اس کا یہ فائدہ بھی ہوا کہ چند مزید مساجد کا افتتاح بھی ہو گیا لیکن اصل بات اس میں یہ ہے کہ لندن سے سفر شروع کرنے سے چند دن پہلے ماجد صاحب نے بتایا کہ برکینا فاسو کے مبلغ نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک خواب یاد کروائی ہے جو ماجد صاحب کو بھی یاد آ گئی کہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ) نے دیکھا تھا کہ کاروں کے ذریعے سے بائی روڈ گھانا سے بور کینا فاسو میں داخل ہوئے ہیں اور کوئی اسماعیل نامی آدمی بھی ان کو وہاں ملتا ہے، بارڈر پہ یا کراس کر کے، اس پر حضور نے بعض اسماعیل نامی آدمیوں کی تصویریں بھی منگوائی

تھیں، بہر حال پتہ نہیں کوئی ملا کہ نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک الٰہی تقدیر تھی کہ ہم بذریعہ کار بُرکینا فاسو داخل ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ ہمارے قافلے میں ایک اسماعیل نامی ڈرائیور بھی تھا جس نے کچھ وقت ہماری گاڑی چلائی جس میں مَیں بیٹھا ہوا تھا۔‘‘

(الفضل سالانہ نمبر 28 دسمبر 2004ء صفحہ 11)